وقائع تاریخی

۱۴۰۸ ہجری

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

وقائع تاریخی

۱۴۰۸ ہجری

از

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؒ

مدّت ہوئی راقم الحروف نے علی گڑھ میں اپنے محترم اُستاد پروفیسر ضیاء احمد بدایونی علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ فردوسی (= ۳۶۰) اور شاہ نامہ (= ۴۰۲) دونوں تاریخی نام معلوم ہوتے ہیں، کیونکہ تاریخی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ فردوسی نے سنہ ۳۶۰ھ میں شاعری شروع کی تھی اور ۴۰۲ھ میں اس نے شاہ نامہ مکمّل کیا تھا۔ استاد مرحوم بہت خوش ہوئے۔ لیکن فرمایا، "بیٹے، تم نے بات بہت اچھّی کہی ہے لیکن اُس صدی میں ایسے ناموں کا رواج نہیں ملتا"۔

ابجد ھوّز کے اعداد کا رواج اسلام سے پہلے یہودیوں میں بھی تھا۔ لیکن مسلمانوں نے اپنی ذہانت اور جدّت طرازی سے اس فن میں چار چاند لگا دیے اور ایسے مسلسل تاریخی اشعار اور فقرے مرتّب کیے کہ عقل حیران ہے۔ غالباً شاہانِ مغلیہ کی سرپرستی کی وجہ سے اس فن کو معراج حاصل ہوئی اور آج بھی جو کچھ اس سلسلے میں نظر آتا ہے وہ اُسی زمانے کا فیضان معلوم ہوتا ہے۔

راقم الحروف کو بھی طالب علمی کے زمانے سے اس فن میں تھوڑی سی دلچسپی رہی ہے۔ یہ مختصر مجموعہ اسی دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اہلِ علم و معرفت کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

ع۔ براہلِ معرفت ایں مختصر مطوّل باد۔

اس مجموعے میں سنہ ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء تک کی تاریخیں ہیں۔ صرف ایک تاریخ کچھ بعد کی ہے۔

احقر۔ غلام مصطفےٰ خاںؔ

۲۷ رجب سنہ ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط

والد ماجد گلاب خاں صاحب کا انتقال بروز سہ شنبہ (صبح کو ۷½ بجے) ۸؍ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۲ھ (۲۳؍ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء) جبل پور میں ہوا۔ اور وہاں رانی تالاب کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ یہ تاریخیں لکھیں :-

گورش بود ز نور پُر روحش صغار مصطفےٰ — باد گلاب خان را سایۂ لطفِ کبریا

۴ ۲ ۹ ۰ ۱ ۶ ۲ ۴ ۳ ۱ ھ

پھر یہ اشعار لکھے :- ع گلاب خاں بہ گلستانِ خلد آباد ہے

۴ ۲ ۹ ۱۶

پدر حیات بہ اسہال سحر وام بکرد — ز فوتِ خویش شکستِ دلِ غلام بکرد

بوقتِ صبح بہ سہ شنبہ ہشت و دہ ذی الحج — بہ بست و سہ ز جولائی قضا تمام بکرد

چو ہشتِ دارِ جہاں را ز حکمِ حیِّ ودود — گلاب خاں بہشتِ جنان مقام بکرد

۴۲ ۱۳ ھ ۴ ۳ ۱۹ ۶

ھ! کہا جاتا ہے کہ کسی حاسد نے اُن پر جادو کرا دیا تھا۔ والد ماجد کے انتقال کے بہت بعد غالباً ۱۹۳۸ء میں یہ تاریخیں کہی تھیں۔

علی گڈھ مسلم یونی ورسٹی ٹریننگ کالج کے پروفیسر وحیدالحق صدیقی صاحب کے ہم زلف صغیر احمد صاحب کی شادی کے موقع پر ایک مزاحیہ سہرا لکھا تھا۔ اس کے کچھ اشعار یہ ہیں :-

شاید اللہ سے پیدا ہوتے ہی — ملے کرا لی تھی اپنی شادی بھی
اس لیے نام ہے "صغیر احمد" — بلکہ تاریخ بھی ہے شادی کی

۱۳۵۳ھ

محبی مکرم جناب محمد ممتاز صاحب کھرگ پوری کے والد حاجی عبدالعزیز صاحب کے انتقال پر یہ تاریخ لکھی :-

ہاتفے این بشارتے گفتہ ست — حاجی عبدالعزیز یافتہ خلد

۱۳۵۳ھ

محب مکرم جناب انتظام الدین صاحب (علی گڑھی) کے خالو جناب ڈاکٹر مولوی حاجی سید محمد علی شاہ صاحب کی وفات پر یہ دو قطعات لکھے :-

(الف)
محمد علی شہ بحکم مجید — ازیں دہر زد سوئے عقبیٰ بتافت
چہ قصرے ز فضل حمید مقیت — محمد علی شہ بہ فردوس یافت

۱۳۵۵ھ ۱۹۳۷ء

(ب)
صد افسوس آں مخزنِ علم و دانش — بحکم قضا رفت از دار دنیا
غلامِ حزیں از لبِ آہ زد گو — محمد علی شاہ در خلد بادا

۱۳۵۵ھ = ۱۳۵۴ + ۱

ایک بچہ دوشنبہ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۶ھ (۷ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) کو پیدا ہوا اور قریب ۲۷ گھنٹے زندہ رہا۔ بڑے بھائی حاجی نذیر احمد خاں صاحب

اُس کے لیے دعا گو تھے :-

شد تولّد پسر ز فضل اللہ   نورِ دیدِ نذیر احمد خاں

۱۳۵۶ھ

محبّ مکرم جناب سید محمد صاحب مراد آبادی (محلہ فیض گنج - مراد آباد) جو کراچی میں اب پولیس کے بڑے عہدے پر فائز ہیں اُن کا عقد علی گڑھ میں ہوا اور چار سال کے بعد لکھنؤ میں شادی ہوئی۔

در علی گڑھ عقد، عید از لکھنؤ   در مراد آباد شد جشنِ نفوس
بعد از سپہرِ دنِ وسے چار سال   مشفقم سیّد محمد شد عروس

۱۳۶۶ — ۱۰ = ۱۳۵۶ھ

محبّ مکرم جناب انتظام الدین صاحب کے والد ماجد مبارز الدین صاحب (علی گڑھ) کے انتقال پر یہ تاریخ لکھی :-

کیوں ہو الم کہ ساتھ کا اب ساتھ نہیں رہا ہے
سید مبارز الدین خلدِ برین گئے اب

۱۳۵۸ — ۱ = ۱۳۵۷ھ

"خان صاحب" خواجہ لطیف احمد صاحب (معتمد "بزم علیگ") جب امراوتی سے آکولہ تبدیل ہو کر گئے تو یہ اشعار لکھے :-

ھٰذا من فضل المنعم   لامعۂ تاریخ   بفراقِ منتقل شدن

۱۹۳۸ء   ۱۳۵۷ھ   ۱۳۵۷ھ

خواجۂ عالمِ لطف لطیف احمد   یاور و سرپرستِ بزمِ علیگ

۱۳۵۷ھ

"خان صاحب" خطاب ہم خوش بخت　　　دارد او دل، دماغ و عزمِ علیگ
خواجۂ ما و خواجۂ ہمگاں　　　پیر لیکن جوانِ رزمِ علیگ
او ز امراوتی بہ آکولہ　　　می رود، ہم قیامِ جزمِ علیگ
از لبِ یاس می کنم یادش　　　"معتمد در نظامِ بزمِ علیگ"

۱۹۳۸ء = ۱۹۲۸ + ۱۰

بسم اللہ الخالق المعروف

۱۳۵۷ھ

تاریخِ شنقارِ نواب جید

۱۹۳۸ء

نواب بہادر ڈاکٹر سر محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور (علی گڑھ)
سابق وائس چانسلر مسلم یونی ورسٹی۔ علی گڑھ۔

چون نواب مزمل اللہ رفتہ　　　خورم صد غمِ آن شہِ طراقی
سر و خان بہادر سخی مثل حاتم　　　علوم جہاں راشدہ تاج و تاقی
مرفہ علی گڑھ ز فیضِ عمیمش　　　کہ شانِ عرب داشت آنِ عراقی
"بخلد ہست مزمل اللہ عابد"　　　بہ کوثر شود سیر از فیضِ ساقی

۱۳۵۷ھ

"ز بھیکم پور آن حاجی شہ برفتہ"　　　بہ خلدِ بریں یافت آن عیشِ باقی

۱۳۵۷ھ　　　۱۹۳۸ء

استاذی پروفیسر ضیاء احمد صاحب مدظلہ کے بڑے بھائی مولانا رضی احمد بدایونی کے انتقال پر یہ قطعہ لکھا:۔

حیف شد خاموش حالا شمعِ علم

۹ ۳ ۹ ۱ ء

وائے مولانا رضی احمد نہ ماند

۸ ۵ ۰ ۳ ۱ ھ

خان بہادر حاجی سید زین الدین ایم۔ اے (علیگ) پنشنر کلکٹر ۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے علی گڈھ میں فوت ہوئے۔ وہ اپنے والد ماجد سید زین العابدین مرحوم کی طرح علی گڈھ مسلم یونی ورسٹی کے محسن تھے۔ اعزازی خازن، ٹرسٹی وغیرہ کے عہدوں پر فائز تھے۔ یونی ورسٹی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

زینِ دیں آن دُرِّ زین العابدین — عابدِ دینِ حق را چوں نگین
از علی گڑھ یافت او فضل و کمال — زو علی گڑھ یافت امدادِ مہین
زینتِ بزمِ علی گڑھ را فزود — بود شمعِ بزمِ ہم دُرِّ ثمین
این جہانِ آب و گل بگذاشتہ — ماہمہ را کرد غمگین و حزین
چوں جدا شد حرکتِ قلب از اجل — "رفت زین الدین درِ خلدِ بریں"

۳ — ۱۹۴۲ = ۱۹۳۹ء

اتوار ۸ اکتوبر اور پیر ۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء کی درمیانی شب میں ۹ بج کر ۲۵ منٹ پر جبل پور میں بچی پیدا ہوئی۔ یہ قطعہ تاریخ لکھا:۔

شد تولّد عجوزہ بہ وطن　　نقشِ نو اندریں جہانِ کہن
شبِ دوشنبہ ساعتِ نہ بود　　حرف از بیست وچار شعبان زن
حالِ گفتش کنیزِ فاطمہ نام　　صانہا اللّٰہ عن شرِ و زمن

۲۲۲ + ۱۱۳۶ = ۱۳۵۸ھ

میرے شاگرد عبدالوکیل احمد صاحب (ڈون۔ ضلع ایوت محل۔ برار) نے اپنے کسی عزیز جناب شریف محمد خاں کے انتقال پر تاریخ کی فرمائش کی تھی۔ یہ شعر لکھا تھا:۔

دریافتہ بخلد مقامے نشاط بین　　شادان برین شریف محمد دوام باد

۱۹۳۹ء　　۱۳۵۸ھ

استاذی حضرت قاری ضیاء الدین احمد علیہ الرحمہ کے چچا مولانا منیرالدین الہ آبادی علیہ الرحمہ کے انتقال پر یہ قطعۂ تاریخ لکھا:۔

حجتِ اسلام، فرقِ فرقدان　　محسنِ دوران، فقیہِ دین رفت

۱۳۵۸ھ　　۱۳۵۸ھ

جہبذ النحریر و تاجِ نیّرین　　ہادیِ تکوین بعلیّین رفت

۱۹۳۹ء　　۱۳۵۸ھ

زین جہانِ خستہ و ماتم سرا　　قبلہ علّامہ منیرالدین رفت

۱۹۳۹ء　　۱۳۵۸ھ

۱؎ کنیز ہاجرہ خاتون (۱۳۵۸ھ)

"خان صاحب" خواجہ لطیف احمد صاحب (ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس۔ امراوتی) کے انتقال (۱۲؍ جون ۱۹۴۱ء) پر یہ قطعہ لکھا۔

رفت افسوس آن شہیر و شریف — مشفقم خواجۂ لطیف احمد
منبع علم و فضل و خلق عظیم — محسن قوم بود چون شاید
زیستنش مہر و لطف می آورد — مرگش اندوہ و غم بسا آرد
کشتۂ خنجر رضایش را — خوش بود آن کز آسمان آید
بہر خلد آمد این قضائے جمیل — شو روان خواجۂ لطیف احمد

۱ ۹ ۴ ۱ ء ۔ ۱ ۳ ۶ ۰ ھ

بسم اللہ الحافظ العلام

۱ ۳ ۶ ۰ ھ

تاریخ نیاز آگین

۱ ۳ ۶ ۰ ھ

ہدیۂ جاوید بعزیزان بلقیس جمال و محمد سلیم خان ۔ سلمہما الغنی الحمید

۱ ۳ ۶ ۰ ھ — ۱ ۳ ۶ ۰ ھ

بود بلقیسے کہ آشفتہ سلیمان شد ازو — ہست بلقیسے کزو رمان شود بہر سلیم
بد ہدہدے آوردہ پیغام سلیمان را ازو — لیک این جا خود سلیم آورد پیغام حلیم
شد بہر دولت نثار مہر چون گفتم کہ ہست — مہر بلقیس از سلیمان صرف بلقیس و سلیم

۴ — ۱۳۶۴-۴ = ۱۳۶۰ھ

اے غلام مصطفیٰ خان شعر دیگر ہم بگو — تا ز سال عیسوی و ہجری آن باشد کلیم

"باد دائم دید افزا این جمالِ علم و فضل" عشرتِ ملقیس نیک آید سلامت با سلیم

۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء

میرے شاگرد عبد الوکیل احمد صاحب (دون - ضلع ایوت محل - برار)
کی والدہ قمر النساء صاحبہ کا انتقال ہوا تو یہ قطعہ لکھا :-

مخدومہ کہ مادرِ عبد الوکیل بود — از لطفِ خاص بر ہمہ انعام عام کرد
چوں کامتجلاے عالمِ فانی رواندشت — قمر النساء بجنتِ اولی قیام کرد

۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء

ناظم دینیات حاجی عباس علی صاحب (امراوتی) کے فرزند سجاد حسین سلمہٗ
کی سولھویں سالگرہ کے موقع پر یہ قطعہ لکھا - (بوہرہ حضرات کے نزدیک یہ سال
شرعی طور پہ بلوغت کا ہوتا ہے)۔

حاجی عباس علی صاحبِ بزم — کیوں نہ خوش ہوں کہ یہ ہے شادیِ عین
اُن کے فرزند کا ہے سولھواں سال — عمر کے واسطے ہے زینت و زین
اپنے ماں باپ کے لیے جو ہے — "خرمنِ آرزو و قرۃِ عین"

۱۹۴۰ء

اس سعادت سے ان کے گھر بھر کو — ہو نہ ہرگز کوئی بھی شورش و شین
مُہرِ لبِ زندگی بھی ثبت کرے — بالغِ ایماں ہوے سجاد حسین

۷ + ۱۳۵۲ = ۱۳۵۹ھ

حضرت بیدل بجنوری نے عید الاضحیٰ ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۱ء (۹ جنوری) کی تہنیت
میں ایک قطعۂ تاریخ پیشگی بھیجا تھا۔ دوسرے دن میں نے یہ قطعہ انھیں روانہ کیا:-

حضرت بیدلؔ نے بھیجی تہنیت　　عیدِ قرباں پر ہوئی قربان عید
عید کی وہ تہنیت خود عید ہے　　اس خوشی کی خود ہوئی برہان عید
"حضرتِ بیدل مبارک روز ہو　　وہ خوشی ہے گوہر ایمان عید"[1]

۱۹۴۱ء　　۱۳۵۹ھ

بسم اللہ الحافظ العلّام　　قطعۂ صدارتِ بہجت آئیں

۱۳۶۰ھ　　۱۳۶۰ھ

طوطیِ اعجاز بیان و جان و دلِ عارفان نواب عبدالوحید خان صاحب حاکم گیورد عا

۱۹۴۲ء

ادام اللہ فیضہٗ ومقاربہٗ

۱۳۶۰ھ

آج عجب بہار ہے، چرخ بھی عطر بار ہے　　بزم کو افتخار ہے، بزم ہے ہمسرِ چمن
لالہ و گل کے واسطے، بادہ و مل کے واسطے　　آج ہے پھر کھلا چمن، بچھڑا جو ہے وطن
گل ہی لیے ہوئے ایاغ نیت سے دن ہی باغ باغ　　جھوم رہے ہیں باغ و راغ وجد میں ہیں تل و دمن
گل کا جو پا لیا سراغ ہنس دیے صورتِ چراغ　　زار و نزار تھی ہزار اشک فشاں جو تھا چمن
سب کو جو یہ فراغ ہے، عرش پہ بس دماغ ہے　　کیوں نہ ہو جب کہ زاغ ہے بوسہ ستانِ یاسمن
ایسی بہار کیوں ہوئی؟ زمزمۂ تار کیوں بنی؟　　ایسی خوشی کا کیا سبب؟ ایسی خوشی کی کیا لگن؟
بات یہ ہے کہ شاہ تفضل آج یہاں ہیں محوِ بذل　　جن کا کرم جہاں جہاں جن کا کرم چمن چمن
یعنی وہ شاعر و ادیب، صوفیِ صفّۂ حبیب　　عید وحید خاں ہی نام ہیں وہ وحیدِ ہر زمن

---

[1] ضرورتِ شعری کی وجہ سے مضاف الیہ میں نون کا اعلان جائز رکھا ہے۔

۷۸۶
آپ کے نام کے عدد، بابرکت ہیں سب یہ عدد — یعنی مثالِ لیس کَمِثلِہ غالب و آمرِ زمن
آپ کی ذات میں نہاں شانِ شکوہِ خسروی — آپ کے وصف سے عیاں فقر مزاج کو ہکن
آپ ہیں زینتِ حیات، واقفِ رازِ کائنات — جامع خوبی و صفات، حاملِ اسوۂ حسن
اہلِ دول میں ہیں شہیر جود و سخا میں بے نظیر — آپ کی داد سے امیر کیوں نہ بنے یہ انجمن؟
یعنی یہ بزم جس کے فرد ملک ادب کے رہ نورد — اہلِ خلوص و اہلِ درد، اہلِ علوم و اہلِ فن
نورِ سعادت نہاں ان کی جبیں سے ہے عیاں — میرے لیے وہ مثلِ جاں ان کے لیے میں مثلِ تن
ان کی دعا یہ ہے مدام اے شہ بزم صبح و شام — آپ پہ حق کا ہو سلام آپ ہیں ظلِّ ذوالمنن
اب جو غلامِ مصطفےٰ شعر لکھے پئے از صفا — ہجری و عیسوی ہو سن صاف ہو اس طرح سخن
غازیِ الاعظم آپ ہیں، ہیبتِ بزم آپ ہیں — آپ ہیں مقبل و حید، آپ ہیں فخرِ انجمن

۲ ۴ ۹ ۱ ء ۰ ۶ ۳ ۱ ھ

(یک شنبہ ۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء)

جناب عبد القدیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایلچپور کی صاحبزادی ثریا بانو کی وفات پر یہ تاریخ لکھی۔

زیرِ فلک تو رہِ ثریا بجا نہیں — اس واسطے وہ نقطۂ عرشِ قدیر ہے

۱ ۶ ۳ ۱ ھ ۲ ۴ ۹ ۱ ء

ناگپور یونیورسٹی کورٹ کا ممبر منتخب ہوا تو حضرت بیدل بجنوری نے یہ تاریخ بھیجی:۔

ہو مبارک غلامِ مصطفےٰ خاں — طالبِ علم کو سپورٹ ہوئے
ہو گئی یونیورسٹی محفوظ — سر چھپانے کو خوب فورٹ ہوئے

کیوں کشادہ نہ ہوگا بابِ علوم	گنجِ معنی کے پاسپورٹ ہوئے
اس کی تاریخ یہ لکھو بیدل	شاملِ ممبرانِ کورٹ ہوئے
۱۳۶۱ھ

یں سننے دوسرے دن یہ تاریخ شکریے میں اُن کو روانہ کی :-

حضرت بیدل کہ چون استاذِ من[۱]	عالم و دانائے فاضل آمدہ
خوشہ چینِ باغِ داغ ہست از ادب	خوشہ پروین چو سائل آمدہ
گفت تاریخے برائے این فقیر	لطفِ او در حال شامل آمدہ
بادلِ خوش ہاتفِ آزاد گفت	بے بدل تاریخِ بیدل آمدہ

۲ ۴ ۹ ۱ ۶   ۶ + ۱۳۵۵ = ۱۳۶۱ھ

محبِّ مکرم سید محمد صاحب مراد آبادی کے والد ماجد سیّد مہدی حسن صاحب کے انتقال پر یہ قطعہ لکھا :-

"محلّ سید مہدی حسن صاحب ، پراسیکیوٹنگ انسپکٹر"

۶ ۱ ۹ ۴ ۲

"قدوۂ دودمانِ فیض گنج ، شہر مراد آباد"

۶ ۱ ۹ ۴ ۲

سیدِ مہدی حسن مخدومِ ما[۲]	داشت علم و فضل و ہم خلقِ حسن
در علومِ مذہب و تاریخ آں	بود فخرِ ہر دیار و ہر زمن

---

[۱] حضرت بیدل، حضرت داغ دہلوی کے شاگرد اور استاذی حضرت احسن مارہروی کے استاد بھائی تھے۔ لاہور میں ۱۳۷۳ھ ۱۹۵۴ء میں انتقال ہوا۔ "عالی مکان" محمد تحسین صدیقی بیدل بجنوری (۱۳۷۳ھ) تاریخ کہی ہے۔

پنج ذی قعدہ و پنجدہ نومبر — بود یک شنبہ کہ شد زینِ انجمن
چوں محمدؐ، مصطفےٰ و حامدش — ہیچ پسرے نیست در شہرِ وطن
آن کزو عالم خبر داری گزنت — داخلِ جنت ہماں مہدی حسن

۱۹۴۲ء — ۱۳۶۱ھ

جنابِ محفوظ الکریم کلیم جبل پوری (شاگرد حضرت احسن مارہروی) نے قطعاتِ تاریخ کا ایک مجموعہ گنجینۂ تاریخ کے نام سے ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں مرتب کیا تھا۔ اور ۱۹۴۲ء میں اُسے شایع کرنا چاہتے تھے۔ میں نے اس مجموعے کے سالِ ترتیب کی یہ تاریخیں کہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — زیبِ زمن نورِ کلامِ کلیم
۷۸۶ + ۵۶۳ = ۱۳۴۹ھ

آن کہ کلیم است بصباحِ شعر — مستِ مئے نطق بمبحث حلیم
۱۳۴۹ھ — ۱۳۴۹ھ

نامِ او محفوظِ کریم است از یں — یافتہ گو حفظِ کریم علیم
۱۹۳۰ء — ۱۹۳۰ء

طرحِ کمالات چو پرداختہ — وقفِ عدو کرد عذابِ الیم
۱۹۳۰ء — ۱۳۴۹ھ

مبدعِ گنجینۂ تاریخ ہست — یافتہ اینک نے خدائے علیم
۱۹۳۰ء — ۱۳۴۹ھ

محی سخن احسن مارہروی — فیض رسانِ ازلی کلیم
۱۳۴۹ھ — ۱۳۴۹ھ

صادقِ حکم آمدہ تقریظِ او — آئنۂ قربِ مذاقِ سلیم

۵ ۱ ۳ ۴ ۹ — ۶ ۱ ۹ ۳ ۰

طوٗرِ اماں گشت جبل پور از انک — شمعِ کلام ہست فرازِ کلیم

۵ ۱ ۳ ۴ ۹ — ۵ ۱ ۳ ۴ ۹

سالِ چنیں پیشکش آزادؔ[1] گفت — مشعلِ طوٗرست حصولِ کلیم

۵ ۱ ۳ ۴ ۹ — ۵ ۱ ۳ ۴ ۹

غلام مصطفےٰ خاں آزادِ بیداد

۱۹۳۰ = ۲۱ — ۱ ۹ ۵ ۱

معلّمِ اُردو، کنگ ایڈورڈ کالج، مدینۂ امراوتی، برار

۶ ۱ ۹ ۳ ۰

عزیزم مرزا موسیٰ کلیم اللہ بیگ کی شادی پر یہ تاریخ لکھی (موضع کالی۔ ڈگرس۔ ضلع ایوت محل۔ برار)

اے غلامِ مصطفےٰ خاں از لبِ بہجت بگوے
زیں عروسی شادماں مرزا کلیم اللہ گشت

۶ ۱۹۴۵ = ۱ ۹ ۴ ۳ + ۲

عزیزم شجاعت علی عشرتؔ کی شادی کی یہ تاریخ لکھی (امراوتی)

عزیزم شجاعت علی یعنی عشرتؔ — بفضلِ خدا، خانہ آباد ہی ہیں

---

[1] یہ میرا تخلص نہیں ہے۔ صرف ضرورتِ شعری کی وجہ سے لکھ دیا ہے۔

یہ "عشرت کا جلسہ مبارک ہوا" ہے — سبھی ہیں شریک اور سبھی شاد بھی ہیں

۴ ۶ ۳ ۱ ھ

"سعادت قرین، شاد و دل جاوداں ہیں" — "شجاعت علی عشرت آباد بھی ہیں"

۴ ۶ ۳ ۱ ھ — ۵ ۴ ۹ ۱ ۶

میری اہلیہ مرحومہ کنیز آمنہ بی میرے ماموں قبلہ مولوی عبدالمجید خاں صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ قاضی محلہ سیونی (C. P.) میں اتوار ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ (۷ جنوری ۱۹۲۳ء) کو سہ پہر ۴ بج کر ۲۵ منٹ پر پیدا ہوئیں۔ اور جمعہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ (مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء) قریب ۴ بجے سہ پہر کو کراچی میں انتقال ہوا۔ اور وہاں میوہ شاہ کی جنوبی فصیل کے باہر دفن ہوئیں۔
قبر کے لیے یہ کتبہ تیار کیا:-

"گورِ آمنہ بی بنت مولوی عبدالمجید خان جبل پوری"

۷ ۴ — ۹ ۱ ۶

این غریب آمنہ چو کردہ سفر — سینہ شق، نیز چشم پُرنم گشت

۷ ۴ ۹ ۱ ۶ — ۷ ۴ ۹ ۱ ۶

غربت، اسہال و زچگی اسقام — زیں سعادت سعید و مکرم گشت

۷ ۴ ۹ ۱ ۶ — ۷ ۴ ۹ ۱ ۶

صبح عاشورہ دیدہ پسرش رفت — وائے دل سوز جدِ آن غم گشت

۷ ۴ ۹ ۱ ۶ — ۷ ۴ ۹ ۱ ۶

روز جمعہ مخلد آمنہ شد — طوفِ آن چاردہ محرم گشت

۷ ۶ ۳ ۱ ھ — ۷ ۶ ۳ ۱ ھ

بچگاں سہ ز شش بجنتِ قدس　　　ہر یک اورا سہیم ہمدم گشت

۷ ۶ ۳ ۱ ھ　　　۷ ۶ ۳ ۱ ھ

از جہاں گشت واصلِ جنت　　　پس باین طور او مکرم گشت[۱]

۷ ۶ ۳ ۱ ھ　　　۷ ۶ ۳ ۱ ھ

از بے نشان و عنوان۔ غلام مصطفٰے خاں

ھ۱۳۶۷ = ۱۹۵۱ - ۵۸۴

قبلہ ماموں مولوی عبدالمجید خان صاحب کا انتقال سیونی (C.P.) میں یک شنبہ ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ (۱۰ اگست ۱۹۵۲ء) کو ہوا۔ یہ تاریخ لکھی:-

تَابَ عبدَ المجید خان بُشْرًا　　　رَبِّ اِنْ خَتَمْ ذُنُوْبَہٗ عَفُوًّا

۱ ۷ ۳ ۱ ھ　　　۱ ۷ ۳ ۱ ھ

استاذی حضرت قاری ضیاء الدین احمد صاحب الہ آبادی جمعہ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۰ھ (۲۵ جولائی ۱۸۷۳ء) کو پیدا ہوئے۔ اور شنبہ ۷ ربیع الآخر ۱۳۷۱ھ (۵ جنوری ۱۹۵۲ء) کو الہ آباد میں انتقال فرمایا۔ ان کے لوحِ مزار کے لیے یہ قطعات لکھے:-

روضۂ کنز المعانی　　　حفص التجوید والقراءات

۰ ۹ ۲ ۱ ھ　　　۱ ۷ ۳ ۱ ھ

حجۃ القراء مولانا مولوی حافظ

۲ ۵ ۹ ۱ ء

---

[۱] یہ شعر جناب کلیم جبل پوری نے عنایت فرمایا تھا۔

قاری ضیاء الدین احمد صاحب[1] انار اللہ برہانہ

١ ٧ ٣ ١ ھ + ٥٨١ = ١٩٥٢ء

ضیاء الدین احمد بحرِ الطاف — کز و دین پاک وجہ و پُرضیا گشت

٠ ٩ ٢ ١ ھ — ٣ ٧ ٨ ١ ء

بہ تجوید و قرارت فوزِ عالم — بہ ورع و یاد فخر اولیا گشت

١ ٧ ٣ ١ ھ — ٢ ٥ ٩ ١ ء

ادب آموز از و حفاظ و قرّار — سِرِ نو النس و جن را مقتدا گشت

١ ٧ ٣ ١ ھ — ٢ ٥ ٩ ١ ء

بہ طبعِ جیّدہ شمس الضحیٰ بود — بہ ذہنِ قامعہ بدر الدجیٰ گشت

١ ٧ ٣ ١ ھ — ٢ ٥ ٩ ١ ء

ز موتُ العالِم آن حق موت العالَم — مظہّر دینِ کامل بے ضیا گشت

١ ٧ ٣ ١ ھ — ٢ ٥ - ٩ ١ ء

علی گڑھ میں حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ نے مجھے تجوید پڑھائی تھی۔ اور عربی صرف و نحو بھی۔ پھر وعدہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ قراءات سبعہ بھی پڑھاؤں گا۔ چنانچہ ۱۹۴۱ء میں جب کہ وہ ہجری سال سے قریب ۷۰ سال کے ہو چکے تھے اپنے وعدے کی خاطر خود ہی امراؤتی تشریف لائے۔ جہاں میں کنگ ایڈورڈ کالج میں لیکچرر تھا۔ تحفۃ الاطفال، مقدمہ الجزری، اصول الشاطبیہ وغیرہ پڑھائیں۔

---

[1] "قاری ضیاء الدین احمد صاحب" سے ۱۳۷۱ھ کے اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ اسی طرح "مفتی عبد الرحیم پانی پتی" (۱۳۷۱ھ) کی تاریخ برجستہ عرض کی تھی۔

مولانا عبدالرب صاحب جبل پوری نے اُن کی تشریف آوری پر یہ اشعار بہ مجھے روانہ فرمائے :-

ہو مبارک آپ کو قاری غلام مصطفےٰ — حضرتِ استاذِ اعظم نے کیا رنجہ قدم
اے زہے طالع مکاں کہ جس میں ہوں رونق فزا — افسر القراء ضیاء الدین احمدِ محترم
پیش کش کرتا ہے عبدالرب بطورِ تہنیت — گر قبول افتد زہے الطاف و صد گونہ کرم

قبلہ والدہ محفوظ النساء صاحبہ نے یک شنبہ ۷ صفر ۱۳۷۶ھ (۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء) کو قریب ۸۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور کراچی میں تین ہٹی کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔ یہ اشعار لکھے :-

والدہ الحاجہ محفوظ النساء صاحبہ

۶ ۷ ۳ ۱۰ ھ

اُمِّ بندہ حیف محفوظ النساء — ہمدمِ بے حالیِ مغموم رفت

۶ ۷ ۳ ۱ ھ ۶ ۵ ۹ ۱ ء

حج، زیارت ہم عبادت روے داد — سر بسر حق آشنا مرحوم رفت

۶ ۷ ۳ ۱ ھ ۶ ۵ ۹ ۱ ء

دُرفشاں سرچشمۂ الطاف بود — آنکہ از فضلِ الٰہ معصوم رفت

۶ ۷ ۳ ۱ ھ ۶ ۵ ۹ ۱ ء

قبلہ بڑے بھائی حاجی نذیر احمد خان صاحب نے دوشنبہ یوم ۱ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ (مطابق ۸ جولائی ۱۹۵۷ء) کو ۶۰ سال کی عمر میں کراچی میں انتقال فرمایا۔ اور قبلہ والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

بیادگارِ اکرامِ برادرِ معظم

۱۹۵۷ء

حاجی گرامی نذیر احمد خاں (علیہ الرحمۃ المتعالی)

۱۹۵۷ء ۱۳۷۶ھ

عالی منصب نذیر احمد خاں   پارسا متقی شاد رواں

۱۹۵۷ء ۱۳۷۶ھ

در خصوصِ محبت و الفت   بے نظیر آمدہ بہ بزمِ زماں

۱۹۵۷ء ۱۳۷۶ھ

پنج بار او مشرف حج ساخت   آنکہ بخشد پناہِ مرداں

۱۹۵۷ء ۱۳۷۶ھ

حضرت دادا پیر خواجہ محمد سعید قریشی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی تاریخ میں یہ اشعار لکھے ان کے ہر پہلے مصرعے سے سنہ ۱۳۶۳ھ اور ہر دوسرے مصرعے سے سنہ ۱۹۴۴ء برآمد ہوتا ہے۔

محمد سعید آں قریشی نجابت   از عطائے رحمت بہ خلدِ بریں شد
بہ طفلی یتیم و بہ عرفان قرباں   یتیم آمد و افضل الواصلین شد
ز احسان و حسنہ نشاطے بگشتہ   ز الفت شکیبے بہ جنت مکیں شد
شہنشاہِ اقلیمِ دل، اوجِ عزت   بہ فردوس ذی جاہ مسند نشیں شد
بہ خاصاں سعیدِ زماں، قطبِ دوراں   قبلۂ مخلصین، مرجع السالکین شد

۱۳۶۳ھ   ۱۹۴۴ء

شجرۂ مبارکہ میں بھی یہ اشعار تاریخی ہیں جو میں نے شامل کیے ہیں:-

شاہِ تاج الاولیا فضل علی بے عدیل   دے سیہ دل کی دوا اُس پر ضیا کے واسطے

۱۹۳۵ء   ۱۳۵۴ھ

قطبِ دوراں روحِ عرفاں سعد دین خواجہ سعید   دل ہوا نور اس قریشی پارسا کے واسطے

۱۹۴۴ء   ۱۳۶۳ھ

عاشقِ دیدار مولیٰ شاہ زوّار حسین   شرع و ایماں کر عطا اس باصفا کے واسطے

۱۳۲۹ھ

آخری مصرع سے حضرت شاہ زوار حسین صاحب مدظلہ کی تاریخ ولادت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ سب اشعار غالباً ۱۹۵۵ء میں لکھے تھے۔

مولانا عبد الحلیم جیپوری نقشبندی علیہ الرحمہ کے دیوان کی دوبارہ اشاعت پر یہ اشعار لکھے ہیں۔ پہلے شعر سے اُن کا سالِ ولادت، دوسرے سے سالِ وصال اور تیسرے سے دیوان کی اشاعتِ ثانیہ کا سال برآمد ہوتا ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   کنزِ عمل آمدہ عبد الحلیم

۷۸۶ + ۴۶۲ = ۱۲۴۸ھ

عالم از اسرارِ خفی و جلی   دیدہ ہمہ نفس ز فضلِ نعیم

۱۳۵۰ھ   ۱۳۵۰ھ

صدرِ حقیقت، ہنرِ معرفت   طبع شدہ تحتِ کلامِ حلیم

۱۹۵۷ء   ۱۳۷۷ھ

مولوی دین محمد صاحب ادیب نے مثنوی مولانا روم کا دفتر پنجم سندھی زبان

میں ترجمہ کیا تو اس کے لیے تقریظ اور تاریخ لکھی :-

مثنویِ مولویِ معنوی	شد مسنّد از زبانِ پہلوی
از مساعیِ ادیبِ بے بدل	نور چوں در دیدۂ علم و عمل
دُرِ مکنوں آمدہ از درجِ شوق	علمِ مخفی کشف شد بر اہلِ ذوق
منتقل شد از کتابِ بے مثال	سندی ما فخر باشد زین کمال
گوہرِ نایاب پس ارزان شود	ہر حرف چوں مہر و مہ تابان شود
شعر شعر و لفظ لفظ و حرف حرف	نحو دارد چوں بیاید بہرِ صرف
ترجمہ چون اصل آمد بے بدل	ہم مترجم چون مترجم بے مثل
آں ادیبِ نغز گو شیریں مقال	نظم کرد این ترجمہ در عینِ حال
قالِ او پر کیف ہمچون حالِ او	مہرِ او پر نور ہمچوں سالِ او
بہرِ این بندہ نماید لطفِ خویش	بیش از بیش آمد احسانش بیش
نکتہ فہم و نکتہ سنج و نکتہ دان	خوش ادا و خوش زبان و خوش بیان
با کمال و با صفا و با حیا	بے تصنع، بے تکلف، بے ریا
حبّذا نظمِ مرصع گفتہ است	مرحبا دُرہاے یکتا سفتہ است
للہ الحمد این کلامِ لاجواب	"آفتاب آمد دلیلِ آفتاب"
باشد این تازہ بتازہ نو بنو	تا فشا ز مہر در آفاق ضو
پس غلامِ مصطفےٰ گوید صریح	شعر اندر سالِ ہجری و مسیح
"از ادیب این نظم و سیرِ مثنوی"	"ہست قرآں در طرازِ سندی"
۱۹۵۸ء	۱۳۷۷ھ

جناب محفوظ الکریم صاحب کلیم جبل پوری (شاگرد حضرت احسن مارہروی)
کے انتقال پر یہ اشعار لکھے :-

آہ زیبِ ہند محفوظ الکبیر[۱]   تھے کلیم اللہ محفوظ الکریم
۱ ۸ ۳ ۱ ھ   ۱ ۶ ۰ ۹ ۱ ء

ہند سے لائی کراچی یوں قضا   جیسے اب ہے نافعہ خلدِ عظیم
۱ ۸ ۳ ۱ ھ   ۱ ۶ ۹ ۱ ء

زاہدِ قدسی صفات و سیر چشم   خوش بیاں، بنیادِ بہجت تھے کلیم
۱ ۸ ۳ ۱ ھ   ۱ ۶ ۹ ۱ ء

ہالا (سندھ) کے مشہور بزرگ حضرت مخدوم نوح رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۹۸ھ / ۱۵۹۰ء) نے قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا تھا۔ اُن کے سجادہ نشین جناب مخدوم محمد زمان طالب المولیٰ سروری صاحب نے اس عاجز کی درخواست پر اس کے پہلے پارے کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۶۲ء میں اس اشاعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ اشعار اس کے آخر میں درج ہیں :-

جامِ فیضِ نوح (سنہ ۹۹۸ھ)
ترجمۂ قرآن شریف (سنہ ۱۵۹۰ء)

آور د مخدوم نوح از جدّ و جہد   افصح آیاتِ قرآن ترجمہ
۸ ۹ ۹ ھ   ۰ ۹ ۵ ۱ ء

---

[۱] ان کا تاریخی نام محفوظ الکبیر تھا۔

حرف حرفش آیۂ جاے امان　　　جامِ کوثر، دین و ایمان ترجمہ

۹۹۸ھ　　　۱۵۹۰ء

طالب الموےٰ کہ راسِ سروری ست　　　با افادت نشر کرد آن ترجمہ

۱۳۸۱ھ　　　۱۹۶۲ء

اعداد غلام مصطفٰے خاں

۱۹۶۲ء

احمد پور شرقیہ کے حضرت حاجی محمد شفیع صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ کے وصال پر یہ اشعار لکھے :-

وہ مخدوم حاجی محمد شفیع　　　کہ تھی مسندِ شرع جن سے رفیع

تورّع، تضرع میں یکتائے عصر　　　ریاضت عبادت میں فردِ وقیع

نہایت حلیم و نہایت متین　　　تھے اخلاق و الطاف بےحد وسیع

تھی شعباں کی چھٹی جنوری بیس تین　　　ہوئی پیر آخر وہ جانِ بدیع

شریف و شفیق و خلیق لطیف　　　مجیر تصوف محمد شفیع

۱۹۶۱ء　　　۱۳۸۱ھ

میری شاگرد عزیزہ رابعہ فریدی سلمہا کی شادی احمد اقبال صاحب کے ساتھ ہوئی تو یہ اشعار لکھے :-

شکر ہے انجام پایا کارِ خیر　　　رابعہ بیٹی ہیں اب اقبال مند

وہ رہیں دونوں جہاں میں شادکام　　　ہوں شریعت پر ہمیشہ کاربند

ہے دعا بھی اور یہ تاریخ بھی　　　رابعہ بیٹی عروسِ سربلند

۱۳۸۲ھ

حضرت مولانا الحاج محمد اسحٰق جان صاحب سرہندی مجددی مدظلہٗ (قصرِ دلکشا" میرپور خاص) کے فرزند نومولود کی ولادت کے موقع پر یہ اشعار لکھے :-

الٰہی دودمانِ شیخ سرہندؒ   ہمیشہ با وقار و پُر حشم باد
زہر عالم بہ علم و فضل افضل   بہ ہر عالم مکرّم محتشم باد
معطّر از ریاحینِ مدینہ   مکرّم از نسیم مہر و کرم باد
بہ "قصرِ دلکشا" آمد عزیزے   ہم او فخرِ عرب، نازِ عجم باد
چو جانِ حضرتِ اسحٰق جان است   بخلقِ انس و جاں، جانِ نعم باد
دعا در قطعۂ تاریخ گویم   قبولِ خاطرِ آن محتشم باد
"جبیں خندیدہ در قصرِ مجددؒ"   گلِ تازہ شگفتہ، محترم باد

۳ ۸ ۳ ۱ ھ   ۳ ۶ ۹ ۱ ء

قبلہ منجھلے بھائی عبد الرحمٰن خاں صاحب کے انتقال پر یہ اشعار لکھے:-

برادرِ نیکو نہاد عبد الرحمٰن خان صاحب جیل پوری

۳ ۶ ۹ ۱ ء

خانِ گرامی جانِ برادر   سالکِ عرفاں طالبِ غفراں
صابر و شاکر، ذاکر و طاہر   خُلد مقدّر عبد الرحمٰن

۳ ۶ ۹ ۱ ء   ۳ ۸ ۳ ۱ ھ

(شبِ دوشنبہ ۹ رجمادی الاول ۱۳۸۳ھ - ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

مولوی دین محمد صاحب آدیبؔ نے اپنا دیوان مرتّب کیا تو یہ اشعار لکھے :-

آن ادیبؔ نکتہ فہم و نکتہ سنج　　　علم و فضل و زہد و تقویٰ را نقیب
چوں مرتّب می کند دیوانِ خویش　　　زیبِ قرطاس است اشعارِ عجیب
قارئش طوطیِ شکّر لب شود　　　شکّر و شہد ست دیوانِ ادیبؔ

۱ ۳ ۸ ۳ ھ

قبلہ چھوٹی خالہ مسعود النساء صاحبہ کے انتقال پر یہ اشعار لکھے :-

خوب پایا ماہ رمضاں آپ نے　　　بے تکلف فائزِ رحمت ہوئیں
خالہ مسعود النساء خوش اہلِ دیں　　　عمدگی سے داخلِ جنّت ہوئیں

۱ ۹ ۶ ۴ ء　　　۱ ۳ ۸ ۳ ھ

(سہ شنبہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۶۴ عیسوی)

حضرتِ مکرم حافظ حکیم ذوقیؔ صاحب الٰہ آبادی کی صاحبزادی آمنہ جمال سلّمہا کی شادی (دوشنبہ ۹ مارچ ۱۹۶۴ء) کے موقع پر یہ قطعہ تاریخ لکھا :-

بچّی عزیزہ حضرتِ ذوقیؔ کی نورِ چشم　　　خوش بخت و خوش مزاج و خوش اخلاق و خوش مقال
ماں باپ سے وہ ہوتی ہیں رخصت بحکمِ شرع　　　سب کی دعا ہے وہ رہیں خوش حال و خوش مآل
بہجت نصیب و عصمت و عفت کی آبرو　　　ہیں آمنہ جمال عروسِ ملک خصال

۱ ۹ ۶ ۴ ء　　　۱ ۳ ۸ ۳ ھ

جناب محترم منشی احمد حسین صاحب کی صاحبزادی جہاں زیب خانم سلمہا کی شادی (یک شنبہ ۸ مارچ ۱۹۶۴ء) کے موقع پر عرض کیا:

بجا کہیے گر ہے دعا کل جہاں کی — جہاں زیب خانم کی شادی مبارک

۶ + ۳ ۸ ۳ ۱ ھ

ہمدم دیرینہ ڈاکٹر سید اختر امام صاحب (صدر شعبۂ عربی، سیلون یونی ورسٹی PERADENIYA) کی شادی پر یہ اشعار لکھے تھے:

محبِ مکرّم حبیبِ قدیم — جو ہیں فخرِ احباب و فخرِ انام
بفضلِ خدا و بجاہِ حبیبؐ — عروسی سے لنکا میں ہیں شاد کام
رہیں شاد و آباد و فرحت فزا — عروس مبارک ہیں اختر امام

۶ ۶ ۳ ۱ ھ — ۷ ۴ ۹ ۱ ء

عزیز مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب کے والد صاحب "حاجی میاں" حسین احمد صاحب کے انتقال پر۔

افسوس چل بسے وہ "حاجی میاں" ہمارے

یعنی جناب سیّد حاجی حسین احمد

بے مثل اُن کا تقویٰ، بے داغ اُن کی ہستی

بے حرف اُن کی شفقت، الفت بھی اُن کی بیحد

"کیا خوب اُن کی منزل، کیا خوب رہ نوردی"

۱ ۶ ۹ ۱ ۶ ۲۴ ستمبر

"خلدِ بریں ہے حرزِ سیّد حسین احمد"

۱ ۳ ۸ ۱ ۱۳ ربیع الآخر ھ

محترم بھائی پروفیسر ڈاکٹر سیّد رفیع الدین صاحب (ناگپور) کی والدہ صاحبہ کے انتقال پر :-

گذشت افسوس آں مخدومۂ ما | کہ از فوتش بُوَد ہر چشم پُرنم
سراپا پیکرِ صدق و صفا بود | ز فیضِ مصطفےٰ نورِ مجسّم
شدہ او افسرِ شفقت ہم اشفاق | از و اقبالِ قدسیہ صفت ہم
بباشد او غریقِ رحمتِ حق | بیاید دائماً الطافِ پیہم
"سراپا رحم و صدقِ خلق و تقویٰ" | "مقیم خلد شد مقبولہ بیگم"

۴ ۶ ۹ ۱ ۶ | ۳ ۸ ۳ ۱ ھ
۱۲ مئی | ۲۹ ذی الحجہ

حیدرآباد (سندھ) میں پیر عبدالقادر صاحب الوری کی وفات پر اُن کے کسی مُرید نے یہ شعر اُن کے کتبۂ مزار میں شامل کیا تھا :-

پیر عبدالقادر امداد دے لیکن بہرِ خدا | در طریقِ ماست طوفِ کعبہ کوے تو

اس عاجز نے اس شعر میں ترمیم کر کے اسے تاریخی شعر بنا دیا اور ان کے شجرۂ طیّبہ کے بعض بزرگوں کے نام اس طرح شامل کر دیے :۔

یہ کرمِ بخشی کہ اک عالم ہؤا ہے مستفیض — آپ بے شک پرِ تو سائیں توکل شاہؒ ہیں
حضرت شیخ مجدّدِ الفِ ثانیؒ کے طفیل — جانِ جاں ہیں مظہرِ حبّ رسول اللہؐ ہیں
ہر کجا ہستیم زندہ می شویم از بوی تو — مثلِ مہ رویاں شگفتہ می شویم از روے تو
حاجی عبدالقادر امداد اند کے بہرِ خدا — ورنہ عشقِ ماست طوفِ کعبہ طوفِ کوے تو

۱۳۸۱ھ   ۱۹۶۱ء

سندھ یونی ورسٹی کے وائس چانسلر حسن علی عبدالرحمٰن کی صاحبزادی نجمہ سلطانہ کی شادی پر یہ قطعۂ تاریخ لکھا :۔

زہے حسن علی آقای صدر و قار و شکوہ — کند یگانہ را از حکمِ شرع بیگانہ
چہ ساعتے ست غریبے کہ لختِ دل یک لخت — جدا شود کہ بنائے دہد بہ نَو خانہ
غمِ فراق و نوید خوشی بہم آویخت — چہاست نازِ زمانہ! چہ ہوے دیوانہ!
بسالِ عیسوی و ہجری پس بفضلِ اللہ — کنیم گیسوے ایّام خیر را شانہ
عیارِ طینتِ سیرت از دست پایندہ — عروسِ گردوں جناب ست نجمہ سلطانہ

۱۹۶۶ء ۲۴ مارچ   ۱۳۸۵ھ

حکیم منظور الزماں صاحب جبل پوری کے انتقال پر :۔

آہ بگذشت آں حکیم ابن حکیم — اسمِ تاریخش منظور الزماں

در کراچی باہمہ اہل و عیال — از جبل پور آمدہ ہجرت کناں
بود منظورِ حق و منظورِ خلق — ہمدم و ہمرازِ جملہ دوستاں
والدش عبدالرحیم اعنی مذاق — آں طبیبِ حاذق و شیوا بیاں
ہم پسر ہم والدش درِ عصرِ خویش — در شرافت بے عدیل اندر زماں
پاکباز و پاک منظور الزماں — داخلِ خلدِ بریں شادی کناں

۶ ۱ ۹ ۶ ۷ — ۵ ۱ ۳ ۸ ۷

میرے ہم زلف میر حبیب علی امدادی صاحب کے بڑے بھائی میر محمود علی صاحب کے انتقال پر :۔

آہ رحلت نمود ازیں عالم — میر محمود علی نیک صفات
بود مخلص بہ قادری مسلک — پاک دل، پاک حال، پاک حیات
باصفا، باسخا و باشفقت — بے ریا، بے نمود و بے زلات
شعر گویم کزو مشود ظاہر — ہجری و عیسوی سنینِ وفات
میر محمود علی خوش دیدہ — راحتِ خلد ہم بسے درجات

۶ ۱ ۹ ۶ ۸ — ۵ ۱ ۳ ۸ ۷

۷ رشوال ——— ۸ رجنوری

محترم عبدالرحیم میمن صاحب کی اہلیہ زیب النساء صاحبہ مرحومہ کے انتقال پر :۔

آہ آں زیب النساء شد زیں جہاں — زوجۂ عبدالرحیم باصفا
نیک سیرت، نیک طینت، نیک دل — بامروت، باصفا، با اتقا

نعمتِ حج و زیارت یافتہ — حق بیامرزد بحقِ مصطفیٰؐ
باہمہ امراضِ جانکاہی گذشت — مستحق باشد ، بہ درجات العلیٰ
مغفرت دیدہ زبس لطفِ الٰہ — زینتِ جنّت بشد زیبُ النساء

۱۹۶۷ء — ۱۳۸۷ھ

یک شنبہ ۱۸ جون — ۹ ربیع الاوّل

ہمارے عزیز محترم حاجی قطب الدین خاں صاحب کے انتقال پر :-

آہ قطب الدین صاحب چل بسے — تھے جو تقویٰ میں مکمّل بے گماں
باصفا و باحیا و باذکا — بے ریا و بے نمود و بے نشاں
تھے شریعت پہ ہمیشہ گامزن — تھے طریقت میں یقیناً کامراں
شرک و بدعت سے ہمیشہ دور تھے — ان سے خُلقِ احمدیؐ ہردم عیاں
تھے شریعت میں وہ مطلق کامگار — عارفِ با وصف قطب الدین خان

۱۹۶۷ء — ۱۳۸۷ھ

شاہ حبیب الحق صاحب بہاری جو حیدرآباد (سندھ) میں موٹر سائیکل کے حادثے میں فوت ہوتے :-

آہ گذشت آں شہِ والا صفات — کز غمِ او چشم نم و دل شق است
رفت چو در حادثۂ ہائلہ — بہرِ او بس مغفرتِ مطلق است
محرمِ اسرار بفیضِ و شہید — عارفِ حق شاہ حبیب الحق است

۱۹۶۷ء — ۱۳۸۷ھ

محترم حکیم ذوقی صاحب الہ آبادی کی صاحبزادی کے انتقال پر:-

آہ آن بنتِ ذوقی ذی جاہ — رفت چوں دخترش ولادت یافت
خوش رقم، خوش بیان، خوش دل بود — صبر و شکر و رضا بہ عادت یافت
در بہشت آمنہ جمال بشد — ایں ہمہ رحمت از شہادت یافت

۸ ۸ ۳ ۱ ھ — ۸ ۶ ۹ ۱ ء

پنج شنبہ ۷ ر رمضان — ۲۸ ر نومبر

مولانا حنیف اللہ صدیقی صاحب (اوچ شریف ریاست دیر)
کی صاحبزادی کے انتقال پر :-

دخترِ محترم حنیف اللہ — آہ رفت از جہانِ کاف و نون
خوش دل و خوش مزاج بود ولے — حالتش از عوارضات زبوں
"در بہشت بریں نجیب خلق" — آمدہ "شاد طیبہ خاتون"

۸ ۶ ۹ ۱ ء — ۸ ۸ ۳ ۱ ھ

۹ ر دسمبر — شب دوشنبہ ۱۸ ر رمضان

پروفیسر ڈاکٹر نبی بخش صاحب کے دوست قاضی سجید نو کے انتقال پر :-

آہ آں مہرباں قاضی سجّید نو — از قضای الٰہی گذشت از جہاں
باصفا، باحیا باذکا باعطا — خوش دل و خوش نظر خوش بیاں خوش زباں
مخلصِ بے ریا اہلِ فیضِ جہاں — قاضی سجّید نو دیدہ روی جناں

۸ ۶ ۹ ۱ ء — ۷ ۸ ۳ ۱ ھ

(پنج شنبہ ۱۸ جنوری) — (۱۷ شوال)

پروفیسر سیّد نعیم ندوی صاحب نے حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شائع کیے تو یہ شعر لکھا :-

۱۳۸۸ھ طباعت یافتہ از فکرِ ایماں
۱۹۶۸ء زبورِ صدق مکتوباتِ مخدومؒ

محترم وزیر حسن نشترؔ سندیلوی کے انتقال پر :-

وزیر حسن شاعرِ خوش مقال   دُرر ہمچو تسنیم و کوثر دہد
مرتب بہ سندیلہ لمعات کرد   زمانہ ز دل دادِ جوہر دہد
دل آگاہ شاعر چو رفت از جہاں"   بگوید جہاں" داغ نشترؔ دہد"
۱۳۸۸ھ   ۱۹۶۸ء

محترمہ ایلساؔ قاضی (بیگم علامہ آئی آئی قاضی صاحب، سابق وائس چانسلر سندھ یونی ورسٹی)

آہ آں مخدومہ ما ایلساؔ   شد بہ آں دنیا ز دنیائے سقیم
حُبِ حق ہم داشت حُبِ مصطفیٰؐ   بود قائم بر صراطِ مستقیم
ماہرے بودہ بہ ہر فنِ لطیف   عالمے بودہ بہ ہر علمِ نعیم
درلطافت بے مثال و بے مثیل   دَر لطافت بے ہمال و بے سہیم
ہمدم و دمسازِ علامہ چو بود   واقفے بودہ ز اسرارِ علیم
رأفت و شفقت بہ ہر کس داشتہ   بود بر خورد و کلاں ہر دم رحیم

مِثلُہا لَم یُخلَق است از روی امر	ایلیسا قاضی بہ جنّت شد مقیم
=۱۳۸۷ +۱	۱۹۶۷ء

یک شنبہ (۱۸ صفر) ۲۸ مئی

علّامہ آئی آئی قاضی صاحب کے انتقال پر :-

گذشت افسوس ازیں دنیاے موہوم	بقیّۂ از سلف علّامہ قاضی
تبحّر داشت در معقول و منقول	تدبّر در قوانینِ سیاسی
مُبلّغ در علومِ دین و اخلاق	مُعلّم در خلوص و دل نوازی
ز آثارش تصانیفِ عدیدہ	ز افکارش رموزِ حق شناسی
مزاجش نرم و نازک مثلِ گل بود	کلامش مستدل مانندِ رازی
حیاتش صرف شد در فکرِ قرآن	مماتش عبرتِ آموزِ جہانی
نہاں شد گنجِ علم و تاجِ دانش	بُوَد در خلد ایں علامہ قاضی
۱۳۸۸ھ	۱۹۶۸ء

شنبہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳ اپریل

حضرت شیخ العرب والعجم مولانا عبدالغفور عباسی صاحب مَدَنی علیہ الرحمہ کی وفات پر :-

رفت آن شیخِ عرب شیخِ عجم	محرمِ اسرارِ حق عبدالغفور
عالَمِ اسلام ازو شد مستفیض	مہرِ او در خیرِ ہر کس ناصبور

فاضل دین باکمال و بے مثال | صاحبِ خُلقِ عظیم و با شعور
مَسلکش اخلاص در علم و عمل | صحبتش پُر کیف و پُر نور و سُرور
بزم جنّت یافت از راہِ بقیع | رہنمائے راہِ دین عبدالغفور

۹ ۸ ۳ ۱ ھ | ۹ ۶ ۹ ۱ ء

یک شنبہ یکم ربیع الاوّل | ۱۷ر مئی

عزیز دوست ڈاکٹر سیّد محمد سعید صاحب جبل پوری کے انتقال پر لوحِ مزار کے لیے یہ اشعار لکھے :-

رحمت ہو نازل اس متّقی پر | پاکیزہ جس کی تھی زندگانی
اللّٰہُ باقی من کُلِّ فانٍ | یہ جسم فانی یہ عمر آنی
عاشَ سعیداً ماتَ حمیداً | یہ رشتۂ دم یہ قدردانی

۰ ۲ ۰ ۱ | ۹ ۴ ۹ | ۳ ۶ ۹

۱۰۲۰ + ۹۴۹ = ۱۹۶۹ء ـــ ۹ر اکتوبر

۱۰۲۰ + ۳۶۹ = ۱۳۸۹ھ ـــ ۲۷ر رجب۔ شنبہ جمعہ

کراچی میں پاپوش نگر کے قبرستان میں دفن ہیں۔

میرے شاگرد اورنگ زیب کے والد خادم حسین صاحب (نواب شاہ) کے انتقال پر۔

صد افسوس دنیا سے رخصت ہوئے | غریبوں کے مخدوم، خادم حسین

غریبوں کی خدمت تھی اُن کا شعار — یہی تھی تجارت یہی لین دین
محبّت، شرافت، سخاوت میں فرد — یہ رحمت تھی اُن پر یہ تھا فضلِ عین
یقیں ہے عطا کی ہے جنّت انھیں — خدا نے بحقِ شہِ مشرقین
امارت ملی خُلد کی بے مثال — امیرِ مکرّم ہیں خادم حسین

۱۹۶۹ء — ۱۳۸۹ھ

اتوار یکم جون — ۱۵ ربیع الاوّل

عبدالستار صدیقی صاحب کے خسر منظور حسین صاحب (باندہ)
ہندوستان سے اپنی نواسی کی شادی میں شرکت کے لیے حیدرآباد آرہے تھے۔ حیدرآباد اسٹیشن پر اترتے ہوئے ریل کی لپیٹ میں آکر ۲۹ رمضان المبارک کو شہید ہوئے۔

آتے باندہ سے یہ مرحوم یہاں — نیک طینت جو تھے منظور حسین
دیکھنے آئے نواسی کا عقد — آہ محروم رہی نور العین
ریل سے گر کے ہوئے عازمِ خُلد — سب عزیزوں میں ہوا شور و شین
عمر پاکیزہ رہی پینسٹھ سال — تھے وہ منظورِ نبیؐ و حسنینؓ
شکرِ حق خوب شہادت پائی — اب ہوئے "جاوداں منظور حسین"

۱۹۶۹ء

۱۳۲۴ + ۶۵
۱۳۸۹ھ

چہارشنبہ ۱۰ دسمبر ——— ۲۹ رمضان المبارک

ڈاکٹر خان رشید اللہ صاحب کے بھائی قدیر احمد خان کے انتقال پر یہ اشعار لکھے :-

آہ رخصت ہوئے یہ دنیا سے — تھے جو پاکیزہ روح و پاک جواں
جان لیوا ہوا وہ اسکوٹر — جس سے گر کر ہوئے شہید یہاں
باغِ جنت ہیں روحِ معنی کے — گلِ رعنا قدیر احمد خان

۰ ۷ ۹ ۱ ۹ ۶ — ۹ ۸ ۳ ۱ ھ

یک شنبہ ۱۴ر جون — ۲۵ر شوال

عزیزی ڈاکٹر سنی احمد ہاشمی صاحب کی والدہ صاحبہ (کنیز فاطمہ) کے انتقال پر :-

کنیز فاطمہ جنت میں صد شکر — کنیز حضرت زہرا رضؓ ہیں باصدق

۹ ۸ شنبہ ۲۴ر شوال ۱۳ ھ — ۰ ۷ ۹ ۱ ۶ ۳ر جنوری

بروفاتِ تحسین احمد خان صاحب سیونی والے

آہ یہ پاکیزہ و صالح جواں — عرصے تک بیمار رہ کر چل بسے
اُن کی ساری زندگانی وقف تھی — بھائیوں، بہنوں، عزیزوں کے لیے
ہر عمل میں تھا خلوص اُن کا شعار — ہر کس و ناکس کے کام آتے رہے
یا الٰہی از طفیلِ مصطفےٰؐ — اپنے فضلِ خاص سے تو بخش دے
منزلِ تحسین احمد خاں یہ ہے — ہیں مقامِ خلد میں جو فضل سے

۹ ۸ ۳ ۱ ھ — ۹ ۶ ۹ ۱ ۶

شنبہ ۱۷ر شوال — ۱۷ دسمبر

آہ آن تحسین احمد خان کہ بود — مظہر اخلاق و اخلاصِ حمید
پاک سیرت، پاک صورت، پاک دل — خیر ہر کس آمدہ از دے پدید
این بشارت آمد از ربِّ معین — جنتی تحسین احمد خان رسید

۱۳۸۹ھ — ۱۹۶۹ء

محترم بھائی حاجی بشیر اللہ صاحب کے سمدھی صاحب کے انتقال پر :-

آہ دنیا سے چل بسے یہ بزرگ — غیر بھی اب تک اُن کے غم میں ہیں
یاد ہیں سب کو نیکیاں اُن کی — ہر کسی کی وہ چشم نم میں ہیں
رحمت و فضل سے گرامی ہیں — وہ علی یار خان ارم میں ہیں

۱۹۷۰ء — ۱۳۸۹ھ

شعور احمد فاروقی صاحب کے سمدھی مرحوم شوکت علی قریشی صاحب کی
تاریخ (لاہور)

ہر دلعزیز بودہ ہم مردِ نیک سیرت — حالا بدید جنت شوکت علی قریشی

۱۳۸۹ھ — ۱۹۶۹ء

(دوشنبہ ۱۴ ربیع الآخر) — (۳۰ جون)

زبیدہ خانم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر برکت علی قریشی مرحوم (لاہور)

چل بسیں آہ سب کی مخدومہ — جن کی شفقت سبھی کو حاصل ہے

ہردم اُن کی دعا تھی سب کے لیے — اُن کا گھر برکتوں سے واصل ہے
"خلدِ طوبیٰ زبیدہ خانم کو" — "مغفرت لا کلام حاصل ہے"

۶ ۰ ۴ ۱ ھ — ۶ ۸ ۹ ۱ ع

انوار یکم جمادی الاولیٰ — ۱۳ر جنوری

عزیز مکرم ذکی احمد فاروقی صاحب کے انتقال پر :-

آہ دنیا سے ذکی احمد گئے — تھے جو فاروقی نسب اور متقی
ایک عرصے تک رہے صاحب فراش — کی عزیزوں نے نہ خدمت میں کمی
نیک طینت، نیک سیرت، نیک نفس — تھی بہت پاکیزہ ان کی زندگی
صبر و شکر و ذکر و فکر اُن کا شعار — رحمتیں اُن پر رہیں اللہ کی
ہیں مقرب، مہرباں ان پر حضورؐ — جنتی ہیں یہ سدا احمد ذکی

۲ ۷ ۹ ۱ ع — ۱ ۹ ۳ ۱ ھ

جمعہ ۱۴ جنوری — ۲۶ ذی قعدہ

حضرت حکیم آغا جان صاحب علیہ الرحمہ۔ اوچ شریف ریاست دیر۔

گذشت افسوس ازیں دنیا — جناب مُرشدِ ذی شان
شہِ طبع صفا بودہ — محمد میر آغا جان

۴ ۷ ۵ + ۱۳۹۸ = ۱۹۷۲ ع

(۱۲ر اکتوبر)

مطیعِ دینِ حق چون او | کجا پیدا کُند یزدان
طبیبِ ظاہر و باطن | یقیناً رہبرِ عرفان
حکیم و عالم و حافظ | حبیبِ حق و انس جان
نہ بودش ہیچ در عالم | ہوا و حرصِ عالمیان
سرو پاسے ہوا ببرید | محمد میر آغا جان

۱+۵ ۱۳۹۸ = ۱۳۹۲ھ

پنج شنبہ ۲ رمضان

مخدوم زادہ حافظ فضل الرحمٰن صاحب کی شادی پر ۔

مرحبا از فضلِ رحمٰن و رحیم | ہست توقیرے بہ پاکیزہ نفوس
نوشہے کو حافظ و حاجی بُوَد | می کند تختِ عروسی را جلوس
باد ہر دُو را نثارِ صبح و شام | دولتِ عقبیٰ دہم نقدِ فلوس
بہر ہر دُو خانداں گویم دعا | تا ابد تا بد بخیر شاں شموس
قدسیہ توقیر خانم نورِ عین | فضلِ رحمٰن را بُوَد طاہر عروس

۱۹۷۲ء ۱۹۷۲ء

زیبِ دیہیم ہیں فضل الرحمٰن ۱۳۹۲ھ
اُن سے توقیر، محلِ عزّت ۱۳۹۲ھ

۶ رشوال

حکیم سائی عبدالغفار صاحب مصطفائی الہ آبادی

۳ ۷ ۹ ۱ ۶

(مکرمِ زمان حکیم ذوقی صاحب)

۳ ۹ ۳ ۱ ھ

عالم و عارف شیخِ طریقت — حافظ و قاری ذوقی صاحب
تھے وہ حکیم حاذق و کامل — سب کی خیر کے ہر دم طالب
ثُلث و رُقاع کے ماہر تھے وہ — خطّاطی میں سب پر غالب
خُلقِ عظیم و قولِ احسن — تھے وہ اسی دولت کے جالب
بے شک تھے اللہ کے پیارے — ہر دم تھے اللہ سے تائب
اُن سے خطاب ہوا ہو گا یوں — سُن لیں سب احباب و اقارب
پائی عظمت اپنی عزت — پائی جنت ذوقی صاحب

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

سہ شنبہ ۳ جولائی — ۲ جمادی الاخریٰ

محترم بھائی عبدالحمید صاحب کے بڑے صاحبزادے عبدالحبیب صاحب (فلائٹ لفٹننٹ جو ہوائی جہاز اڑاتے ہوئے شہید ہوئے) کے انتقال پر :

آہ وہ لختِ جگر وہ نورِ عین — دفعتہً آئی اجل اس کے قریب
بیوی اور معصوم بچے چھوڑ کر — جا بسا شہرِ خموشاں میں غریب
بھائی صاحب چودھری عبدالحمید — اور سب چھوٹے بڑے ہیں غم نصیب

کس طرح ٹوٹے دلوں کو ہو قرار
کس طرح آئے انھیں صبر و شکیب

چرخ روئے خون کے آنسو اگر
یہ بجا، یہ غم ہے ایسا ہی عجیب

وہ شہید اور اُن کا ساتھی بھی شہید
تھی وہ ساعت کتنی پُرخوف و مہیب

"مغفرت حاصل ہوتی ہے لازماً"
"خُلد میں ہیں تا ابد عبد الحسیب"

۴ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۴ ۹ ۳ ۱ ھ

یک شنبہ ۱۴ر اپریل — ۱۳ر ربیع الاوّل

علاّمۂ یگانہ پروفیسر ضیاء احمد رحمۃُ اللہ

۳ ۷ ۹ ۱ ۶

از میاں شد نیاز کیش استاذ
طرزِ نیکش بخُلقِ احمدؐ بود

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

فاضلِ بے مثیل و نادرِ دہر
فیضِ او باصفا و سرمد بود

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

نیک اندیش ورع و تقویٰ کہ داشت
افضل از ابتدا و امجد بود

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

نظرش بامرادِ روحانی
قلبِ خاشع لبیبِ مقصد بود

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

فخرِ اسلاف، چارۂ اخلاف
نورِ دوران ضیاءِ احمد بود

۳ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

اتوار ۸ر جولائی — ۶ر جمادی الاخریٰ

میری اہلیہ کی بہن طاہرہ (زوجۂ حبیب علی امدادی صاحب)

آہ اس دنیائے فانی سے گئیں — ہمدمِ امدادی صاحب، طاہرہ
تھیں وہ شوہر کی بہت خدمت گزار — ہر سلیقے کی تھیں بے شک ماہرہ
پاک طینت، پاک سیرت، پاکباز — ہر عمل میں نام جیسی طاہرہ
خیر میں تھیں ہر کسی کے پیش پیش — شر کے استیصال میں تھیں قاہرہ
"باسعادت، نیک سیرت، نیک خُو" — "داخلِ جنّت ہوئی ہیں طاہرہ"

۱۹۷۴ء — ۱۳۹۴ھ

سہ شنبہ ۴ر جون — ۱۲ر جمادی الاولیٰ

محترم حافظ عبدالغفار ثانی صاحب کی ہمشیر صاحبہ "جمیلہ اختر بانو" کے انتقال پر :-

افسوس وہ عفیفہ رخصت ہوئیں جہاں سے — وہ جن سے خاندان کو حاصل تھی زیب و زینت
صابر تھیں اور شاکر ہر وقت تھیں وہ ذاکر — اُن پر نثار عصمت، قربان اُن پہ عفت
طاعت میں جنسِ عرفاں نیکی میں زیبِ علماء — بانو جمیلہ اختر ہیں جانِ جانِ جنّت

۱۳۹۴ھ — ۱۳۴۸ + ۶۲۶ = ۱۹۷۴ء

چہار شنبہ ۵ر رجب — ۱۴ر اگست

عبدالمجید قریشی صاحب کے والد حاجی عبدالصمد صاحب کے انتقال پر (کراچی)

حاجی عبدالصمد خجستہ شعار — آہ وہ جاں نثارِ دینِ مبیں

۱۹۰۲ء

۵ر مئی

کس قدر پاکباز و عابد تھے — سب کو چھوڑا ہے غم نصیب حزیں
کس طرح وہ بھلائے جائیں گے — جن سے تھی خاندان کو تمکیں
اُن کے جانے سے جانِ خیر گئی — اُن کے اُٹھنے سے اٹھ گئی تسکیں
جائے جنت ملی ہے باعظمت — حاجی عبدالصمد بہشت نشیں

۱۹۷۵ء — ۱۳۸۰ + ۱۴ = ۱۳۹۴ھ
+۱۴ یک شنبہ ۱۲ر جنوری — ۲۹ر ذی الحجہ

الحاجہ جمیلہ بیگم اہلیہ حاجی احسان علی قریشی صاحب بنت فاطمہ بیگم
(لاہور)

چل بسیں آہ وہ عفیفۂ دہر — سب کے دل شق ہیں آنکھیں پُرنم ہیں
عابدہ زاہدہ تھیں حج بھی کیا — اُن کی باتیں زباں پہ ہر دم ہیں
اُن کے جانے سے جانِ خیر گئی — اُن کے اُٹھنے سے قلب بے دم ہیں
خیرِ دارین تھیں سبھی کے لیے — ہستیاں ویسی اب بہت کم ہیں
"خیرِ دارین و منبعِ اخلاق" — "خُلد قسمت جمیلہ بیگم" ہیں

۱۹۷۵ء — ۱۳۹۴ھ
چہار شنبہ یکم جنوری — ۱۸ ذی الحجہ

حضرت حاجی صوفی محمد احمد صاحبؒ (خلیفۂ حضرت مولانا حافظ شاہ زوار حسین صاحب مدظلہ)

برلبِ خلق ایں ندا آمد	آہ صوفی محمد احمد رفت
اہلِ دل، اہل فضل و اہل جمال	اہل کشف و کمال سرمد رفت
نقشبندیہ را فروغ ازو	ذکرِ حق بر قلوب بے حد رفت
عملِ خلق را بہ خدمتِ او	ورع و شرع از طریقِ اجد رفت
"شیخ کامل بفیضِ یزدانی"	"حق شناس آں محمد احمد رفت"
۵ ۷ ۹ ۱ ع	۵ ۹ ۳ ۱ ھ
۱۴ر جولائی	دوشنبہ ۴ رجب

حضرت حاجی حافظ محمد میاں خان صاحب جبل پوری

وہ بے مثل حافظ محمد میاں خاں	نہ راس آئی جن کو یہ دنیائے فانی
وہ ہر روز کرتے تھے ختم ایک قرآں	شبینہ میں بھی ایک قرآں کی ٹھانی
اسی عشق میں اپنا بچپن گزارا	گزارا بڑھاپا، گزاری جوانی
فدا تھے وہ ہر وقت قرآں پہ جس سے	ملی عمر لمبی، ہوئے جاودانی
"وہ حافظ تھے قرآں میں محو دائم"	"محمد میاں خاں تھے زینِ جہانی"
۵ ۷ ۹ ۱ ع	۵ ۹ ۳ ۱ ھ
۹ اکتوبر	پنج شنبہ ۳ شوال

پیر الٰہی بخش صاحب (بانی پیر الٰہی بخش کالونی و سابق وزیر اعلیٰ حکومت سندھ، کراچی)

آہ بگذشت آں شہیرِ ملک و قوم
حُبِّ دین و حُبِّ قوم و ملک داشت
کرد تعمیراتِ قومی را بنا
بود ہر دم مستعد در ردِّ کفر
"حق پسند و مخلص و ہمدردِ قوم"
۵ ۹ ۳ ۱ ھ
سہ شنبہ یکم شوال

آن وزیرِ اعلیٰ آن فخرِ زماں
حبُّ پاکستان و پاکستانیاں
حُسنِ خُلق و حُسنِ سیرت را نشاں
بود دائم حق پسند و حق نشاں
"پیر الٰہی بخش جنت آشیاں"
۵ ۷ ۹ ۱ ء
۷ راکتوبر

مولانا سعد حسن خان صاحب ٹونکی (حیدرآباد)

آہ گذشت آن فاضلِ دوراں
موتُ العالِم موتُ العالَم
بودہ مصنف نیز مفسّر
عابد و زاہد ، عارف و ذاکر
صاحبِ کُل اوصافِ حمیدہ
گریاں ہمہ احباب و اقارب
دستِ دعا بکشائیم الحق
۴+
سہ شنبہ ۲۴ محرم

عالمِ دیں با شوکت و عظمت
بر ذاتش ایں قول دلالت
اہلِ قلم را شمعِ ہدایت
سالکِ حق در راہِ حقیقت
صاحبِ اُلفت صاحبِ شفقت
"خنداں ہمہ اصحاب جنّت"
"سعد حسن خان اہلِ جنّت"
۱۳۹۲ = ۱۳۹۶ھ
۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء۔ سہ شنبہ ۲۴ محرم

میرے کرم فرما سید بجتّل شاہ صاحب کے داماد پروفیسر حاجی ڈاکٹر وڈّل شاہ کے انتقال پر لکھا گیا :-

آہ رفت آں سیدِ والا صفات — یعنی وڈّل شاہ فخرِ دودماں
فاضلے در علم و فضلِ کیمیا — ماہرے در علمِ اشیائے زماں
نفعِ انساں مسلکِ خود داشتہ — خیرخواہ و خیر جوئے دوستاں
پاکباز و پاک باطن پاک نفس — نیک دل، نیکو صفات و نیک جاں
در تلاشِ علم تا جاپان رفت — بہرِ لندن، ناروے ہم رواں
ہم بحرمینِ شریفین آمدہ — از سفر ہائے بعیدہ از مکاں
آخرش آخر شدہ در ناروے — آں شہیدِ علم را روح و رواں
یا الٰہی بہرِ او ارزاں بکن — رحمتِ بے حد و پایاں ہر زماں
"علم و فضل و خیر دید آئین ازو" — "رفت وڈّل شاہ آں روحِ جناں"

۵ ۷ ۹ ۱ء — ۵ ۹ ۳ ۱ھ

۱۶ دسمبر — سہ شنبہ ۱۲ ذی الحجہ

پروفیسر عبدالعزیز خان کے انتقال پر :- (حیدرآباد)

افسوس چل بسے وہ جو ہر دلعزیز تھے — خدمت سے خلق کے وہ جو ہوتے تھے شادماں
صبر و سکون، تحمل و ضبط ان کا تھا شعار — اپنوں پہ اور پرایوں پہ ہر دم تھے مہرباں
نازل ہمیشہ ہوتی رہیں اُن پہ رحمتیں — "فردوس ہی عواقب عبدالعزیز خان"

۲۸ ذی قعدہ ۔ دوشنبہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۶ء — ۶ ۹ ۳ ۱ ھ

حضرت شاہ محمد سجاد صاحبؒ (بہار شریف)

آہ بگذشت حضرتِ سجاد — شرف و افتخارِ دینِ متیں
نازشِ خاندانِ فردوسی — زینتِ شرع و فخرِ اہلِ یقیں
ورع و تقویٰ ازو بدیدہ کمال — علم و فضل از کمالِ اوست مبیں
باشدش رحمتِ خدا ہر دم — لطف و احسان ہمیشہ باد قریں
فخرِ اکرامِ جنت الفردوس — "شاہ سجاد عونِ خلدِ بریں"

۱۹۷۶ء — ۱۳۹۶ھ

نعیم الدین صاحب جبل پوری کا نو عمر بچہ وصی الدین دین کی خاطر ظالموں کی گولیوں کا شکار ہوا۔

آہ وہ فرزندِ دلبندِ نعیم — تھا ابھی نو عمر و معصوم اور وسیم
دینِ احمدؐ کی حمایت کے لیے — گولیاں کھا کر ہوا بے حد سقیم
تھے مگر ماں باپ خوش اور وہ بھی خوش — اس شہادت سے جو ہے حق کی ندیم
یا الٰہی اس پہ رحمت ہو مدام — وہ جیے سب کے لیے مثلِ نسیم
خوش وصی الدین شہادت سے کہیں — "روحِ ہستی جانِ جنت النعیم"

۱۳۹۷ھ — ۱۹۷۷ء

جمعہ ۱۰ ربیع الآخر — ۲۲ اپریل

مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کے انتقال پر :-

یَآ اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ (حج)

۷ ۷ ۹ ۱ ۶

آہ بگذشت شہیرِ عالمؑ — علمِ دیں را نماندہ ہست شباب
فخرِ علماء و نازشِ عرفاء — مزرعِ خشکِ قوم را چو شہاب
"جانِ خُلد است محمد یوسفؔ" — "عزتِ فضل، ماہِ عالمتاب"

۷ ۹ ۱ ۳ ھ — ۷ ۷ ۹ ۱ ۶

شافیہ بیگم لندن میں فوت ہوئیں اور کراچی میں دفن ہوئیں۔

آہ مخدومۂ حمیدہ صفات — جن کے غم میں یہ آنکھیں ہیں پُرنم
کرتی رہتی تھیں دین کی تبلیغ — تھیں عبادت میں محو وہ ہردم
اپنی اولاد اور اقارب پہ — شفقتیں سب پہ اُن کی تھیں پیہم
یا الٰہی تو مغفرت فرما — رحمتیں تیری اُن پہ ہوں ہردم
فوت لندن میں ہوگئیں آخر — "خُلد فرد اسے شافیہ بیگم"

۷ ۹ ۱ ۳ ھ

جمعہ ۲۰ ذی الحجہ (۲ دسمبر ۱۹۷۷ء)

دیرینہ کرم فرما جناب وکیل نامدار خان صاحب۔

افسوس آج ہم میں نہیں نامدار خان — وہ جن کے علم و فضل کا قائل ہے اک جہان

خوش طبع، خوش مزاج، خوش اخلاق، خوش کلام — بے مثل تھے ذہانت و جودت میں بے گماں
کیا کیا مسائل اور مراحل کیے تھے طے — کس کس طرح بھلائی میں سب کی رواں دواں
یا رب تو فضلِ خاص سے بس اُن کو بخش دے — کر لطف اُن کے بیٹے پہ بیٹی پہ جاوداں
افزوں ملے ہمیشہ کی راحت رہے نصیب — ہوں نامدارِ خُلد کے جو نامدار خاں

۱۳۹۷ھ — ۱۹۷۷ء

سہ شنبہ ۵ ر ذی قعدہ — ۱۸ ر اکتوبر

ڈاکٹر محمد افتخار صاحب۔ کوئٹہ

آہ وہ پاکیزہ اطوار و صفات — افتخارِ قوم وہ والا تبار
چل بسے دنیائے باقی کے لیے — سب اعزّہ ہو رہے ہیں اشکبار
دین اور دنیا کی خدمت کے لیے — وقف تھی اُن کی حیاتِ مستعار
ورع و تقویٰ، زُہد، صلح ان کا عمل — ذاکر و شاغل تھے باصد انکسار
”جانِ صُلح و خادمِ دینِ متیں — ”جنتی عیسیٰ محمد افتخار“

۱۳۹۷ھ — ۱۹۷۷ء

جمعہ ۲۰ ر ذی الحجہ — ۲ ر دسمبر

عبدالغفار صاحب (اسٹیشن ماسٹر) کراچی

چل بسے آہ وہ پاکیزہ خصال — پاک دل، پاک عمل، پاک شعار
تھے جمیل اور جمیلہ تھیں صفات — حُسنِ کردار میں مثلِ ابرار

کیوں نہ رضواں کی بشارت ہوگی — "آئے جنت میں یہ عبدالغفار"

۵ ۶ ۱ ۹ ۷ ۷

شنبہ ۳ دسمبر (۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ)

محترم بشیر موہانی صاحب کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر۔

بصد افسوس رخصت ہوئیں والدہ — کہ ہیں جن کے غم میں سبھی اشکبار
عبادت ریاضت میں تھیں بے عدیل — خدا اُن پہ رحمت کرے بے شمار
خیرالنساء خوش بحسنِ نیت — ملی نزدِ حق خُلد جائے قرار

۱۳۹۸ھ — ۱۳۹۸ھ + ۵۸۰ = ۱۹۷۸ء

شنبہ ۶ صفر / ۱۷ جنوری

ڈاکٹر الحاج سید عبدالباقی صاحب (حکیم آباد۔ بہار) یا باقی انت الباقی

رفت آں بزرگوار کہ داشت — بہرہ از راستی، خوش اخلاقی
فاضل صد کمالِ علم و ادب — کاملِ صد جمالِ اخلاقی
باقی الصالحاتِ عند اللہ — بر لبِ خلق غیرِ او باقی
رحمتِ حق برائے او ہر دم — حوضِ کوثر و راست از ساقی
سالِ رخیر، جہانِ ذی علم — خُلد را دل شدہ عبدالباقی

۱۹۷۷ء — ۱۳۹۸ھ

پنج شنبہ ۳۔ اگست — ۲۷ رشعبان

حکیم حافظ مظفرؔ حسن خان صاحب ٹونکی

صد افسوس رخصت ہوئے یہ بزرگ — کہ ہیں جن کے غم میں ملول آج سب
وہ تھے حافظ و عالم بے عدیل — حکیم زماں ذکر روز و شب
ہوئی موتِ عالم سے موت الرجال — مظفرِ حسن خاں نہیں، آہ اب

۹ ۹ ۳ ۱ھ — ۹ ۸ ۱ ۱ء -- ۱=۱۹۷۹ء

شب چہار شنبہ ۳ ربیع الاوّل — حکم [illegible]

حضرت الحاج محمد امیر خان [illegible] صاحب [illegible] شہیدیؒ

افسوس رفت آن پدرِ برگزیدہ حال — گر [illegible] رفت [illegible] الفوزہ [illegible] و خیر [illegible]
عامل مدام در رہِ تقویٰ زُہد و درع — ہادیٔ بے [illegible] شدہ [illegible] بے کساں
نایاب ہمچو اوست کسے در کمالِ خیر — کمیاب مثلِ اوست بہ پاکیٔ قلب و جاں
در تبعِ شرع بود بدیں گونہ معتقد — جو [illegible] امیر خاں

۹ ۷ ۹ ۱ء — ۹ ۹ ۳ ۱ھ

تقدیسِ خلد یافت بحقِ نبیٔ حق — [illegible] دتعفِ محمد امیر خاں

۹ ۷ ۹ ۱ء — ۱ ۹ ۳ ۱ھ

جمعہ ۵ رجنوری — ۵ صفر [illegible]

صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے نظامِ اسلامی کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ اللہ کرے کہ عمل بھی ہو

صدر صاحب نے کیا اعلان خوب — ہوگا اب ہر گاہ اسلامی نظام
۹ ۹ ۳ ۱ھ

شیخی و سندی حضرت شاہ زوّار حسین صاحب علیہ الرحمہ

آہ رفت آں شیخِ ما، تسکینِ قلب و جانِ ما
رہنما و مقتداے ہر کبیر و ہر صغیر
حافظ و حاجی کہ ہیم ورع و تقوی داشتہ
با عمل عالم کہ ساعی بود در خیرِ کثیر
بے مثال اندر علومِ فقہ و تفسیر و حدیث
بے ہمال اندر طریقت، در ریاضت بے نظیر
خوش بیان و خوش کلام و خوش مزاج و خوش عمل
از حیاے پاکِ عثمانی رضؓ نگاہش مستنیر
قطبِ دیں، عینِ ولایت، شاہ زوّارِ حسین
دارِ جنّت بقعۂ او ذالک الفوز الکبیر

سہ شنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۱ ۹ ۸ ۰ ۶ ۱

۵ راگست (۸۴۲ + ۱۱۳۸)

محترم حافظ عبد الغفّار صاحب کے والد ماجد چودھری عبد الصمد خان کے انتقال پر۔

آہ رفت آں محترم والا صفت و الا مقام
دستگیرِ بے کسان و حامیِ بیچارگان

در سخاوت بے مثال و در ریاضت باکمال
ہرکس وناکس بیادِ او شود گریہ کناں
چودھری عبدالصمد خان اصلِ جانِ دودمان

۰ ۰ ۴ ۱ ۵

(چہارشنبہ ۱۶ رمضان المبارک) داخلِ جنت شود حاصل چہ عیشِ جاوداں

۰ ۸ ۹ ۱ ۶

۳۰ جولائی

محمد علاؤالدین احمد خان صاحب کی والدہ ماجدہ میمونہ افروز کے انتقال پر :-

وہ مخدومہ کہ سب پر مہرباں تھیں
بحمداللہ ذاکر تھیں شب و روز

ہمیشہ صابر و شاکر رہی ہیں
رکھا ہے زحمتوں میں خود کو لب دوز

الٰہی کر بلند اُن کے مقامات
بنادے عاقبت محمود و فیروز

زہے خُلدِ بریں میں فیضِ یزداں
مکانِ خرّمِ میمونہ افروز

۰ ۸ ۹ ۱ ۶ ۰ ۰ ۴ ۱ ۵

دوشنبہ ۲۵ اگست ۱۳ شوال

حاجی عبدالغفار ثانی (ڈائریکٹر جنرل و ڈیزائن). گورنر انسپکشن ٹیم، حکومت سندھ -

آه آن حافظِ لاثانی رفت . | حاجی و عابد و عارف ثانی
اسمِ تاریخِ او ظفرالاسلام | پس ہمہ کار بکرد ایمانی

۱۳۴۳ھ

عاشقِ دین و فدائے قرآں | خدمتِ خلق بدو ارزانی
کرده تعمیر مساجد اکثر | خیر را بود مسلسل بانی
محرمِ شرحِ رموزِ قرآں | حافظِ ہوش فزا لاثانی

۱۴۰۰ھ | ۱۹۸۰ء

جنّتے حاصلِ عبدالغفار | عیشِ دائم شده طوفِ ثانی

۱۹۸۰ء | ۱۴۰۰ھ

سہ شنبہ ۴ نومبر | ۲۵ ذی الحجہ

محمد ایوب کھڑو صاحب

خلدشد بہرۂ ایوب کھڑو | رحمتِ خاص براتِ والا

۱۴۰۰ھ | ۱۹۸۰ء

دوشنبہ ۱۱ ذی الحجہ | ۲۰ راکتوبر

محترم ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتہ صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ آپا امینہ کے انتقال پر :-

صد افسوس اس جہاں میں اب نہیں وہ | جو پیکر تھیں شرافت اور حیا کی

نہایت پاک نفس و پاک طینت — بہت تھا ظرف عالی، قلب صافی
نہایت مخلص و ہمدرد و بے لوث — وہ ہر ایثار و قربانی کی داعی
وہ ہر شر اور باطل کی تھیں ماحی — وہ ہر خیر اور نیکی کی تھیں حامی
کئی حج اور کئی عمرے کیے تھے — بہت کی نیکیاں حرمین میں بھی
وہ تھیں عربی میں فاضل اور ایم اے — تھی پی ایچ ڈی کی تیاری بھی جاری
وہ کالج میں تھیں عرصے تک پرنسپل — دکھائی ہر طرح کی کامیابی
یکایک اُن کی صحت گر گئی جب — ہوئیں پھر مُلکِ معنی کی وہ راہی
ہوتے اندوہ گیں ماں، بہنیں، سب لوگ — بہت ہی ہائے پوتہ ڈاکٹر بھی
مگر یہ صدمہ سب کو دیکھنا ہے — نہیں دل کوئی بھی اس غم سے خالی
رضا جو اُس کی ہو، ہم اُس پہ راضی — ہمارا جینا مرنا اُس پہ واری
شہاب، انجم، غزالی اور مدنی — یہ گُل بوٹے ہیں اس گلشن کے نامی
خدا رکھے انھیں سرسبز و شاداب — رہیں یہ قوم اور کنبے کے راعی
سراپا خیر تھیں آپا ہماری — خدا دے اُن کو جنّت راحتوں کی
سراسر حق پرست آپا امینہ — بہشت اُن کے لیے اک فضلِ ربّی
۲ ۰ ۴ ۱ ۵ — ۱ ۸ ۹ ۱ ۶

دوشنبہ ۸ محرم ——— ۱۶ نومبر

محترمہ نادر جہاں بیگم (خواہر دیوان نجف علی خان مرحوم۔ سیونی)

وہ مخدومہ جو تھیں شہزادیِ والا گُہر بے شک — کہ جن کے غم میں ہم سب کی ہیں آنکھیں آج بھی پُرنم
نہایت پاک جوہر، پاک طینت، پاک سیرت تھیں — سبھی کے واسطے ہر وقت تھیں وہ مونس و ہمدم
سراپا علم و فضل و لطف و مہر و عاطفِ احسان — جناں میں عزّتِ نادر رہوئیں نادر جہاں بیگم
۲ ۸ ۹ ۱ ۶ — ۳ ۰ ۴ ۱ ۵

حضرت الحاج لالہ اسرار محمد خان صاحب مرحوم

آہ رفت آں مُخلصِ والاصفات | صاحبِ جاہ و جلال و عزّ و شان
نیک طینت، نیک سیرت، نیک دل | خوش مزاج و خوش جمال و خوش بیان
در شجاعت در سخاوت بے مثال | فخرِ ملک و فخرِ قوم و دودماں
یا الٰہی رحم فرما بے حساب | بر روانِ او و بر پسماندگان
"عیشِ دائم عافیت یابد رفیق" | "رحمتِ جاوید در باغِ جناں"

۳ ۰ ۰ ۴ ۱ ۵ | ۳ ۸ ۹ ۱ ۶

"لالہ اسرارِ محمد رفتہ حیف" | "خیر و برکت گم شد از وا ماندگاں"

۳ ۰ ۴ ۱ ۵ | ۳ ۸ ۹ ۱ ۶

یک شنبہ ۸ شعبان المعظم ______ ۲۲ مئی

حافظ عبدالظہور صاحب کا انتقال شب چہارشنبہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو حیدرآباد (چکیلی) میں ہوا، تدفین ۱۲ شعبان مطابق ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو عمل میں آئی۔ آپ سیف الاسلام (موضع آشٹی تحصیل آروی ضلع وردھا) کے خلیفہ تھے :-

رفت آہ شیخِ سلسلۂ نقشبندیہ | آں مظہرِ صفات و کمالاتِ اصفیا
گو بود با ہمہ دلے ہر وقت بے ہمہ | از خلق بے نیاز و بصد ناز با خدا
آں مہربان و حافظ و ہادیِ پاکباز | عبدالظہور خان بُوَد جانِ اولیا

۳ ۰ ۴ ۱ ۵ | ۳ ۸ ۹ ۱۶

زیبِ جہانِ آگہی عبدالظہور خان | حافظ بھی اور ہادیِ دینِ نازِ اولیا

۳ ۸ ۹ ۱ ۶ | ۳ ۰ ۴ ۱ ۵

الحاج تحصیلدار عبدالقدیر خان صاحب بجے پوری مرحوم
(حیدر آباد میں انتقال فرمایا)

افسوس چل بسے وہ عزیزوں کے سرپرست — سب سے ہمیشہ جن کو محبت تھی بے گماں
خوش پوش خوش مزاج خوش اندام و خوش کلام — رہتے تھے ذکر و فکر میں ہر وقت بے تکان
سب کی دعا ہے اور حقیقت بھی ہے یہی — "بزمِ جناں میں داہ ہیں عبدالقدیر خاں"

۵ ۱ ۴ ۲

چہارشنبہ ۷ شوال ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء

حاجی احسان علی قریشی صاحب مرحوم

حاجی احسان علی آہ گذشت — آں قریشی نسب و فخرِ زماں
روح ہر حُسنِ عمل داشتہ بود — حُسنِ خوش خُلقی و حُسنِ احساں
حاجی احسان علی رفت بدست — جانِ شہوار بہ آغوشِ جناں

جمعہ ۲۲ جمادی الاولیٰ — ۴ ۸ ۹ ۱ء

مکتوباتِ دوصدی (دوسو مکتوبات) کی اشاعت پر۔

فیضِ مدامِ "امام الوقت مخدوم شرف الدین" قدس سرہ

۵ ۷ ۹ ۴ ۸ ۹ ۱ء + ۵ ۷ ۹ = ۲ ۹ ۴

۴ ۰ ۴ ۱ ۲ء

زہے فیضانِ مکتوباتِ مخدومؒ — کہ ہر دم رحمتِ باری بپیارد
چناں بیتاب سازد حرفِ آں شیخؒ — کہ عاشق جانِ خود حق را سپارد

شیونِ دینِ احمدؐ راشرف گشت　　　ہنوز اسرارِ دیں راکشف دارد

۴　۸　۹　۱۶　　　۴　۰　۴　۱۵

الحاج غلام حسین خان صاحب لوٹنکی (کراچی میں انتقال فرمایا)

آہ دنیا سے ہو گئے رخصت　　　وہ کہ سب خوبیاں تھیں جن میں نہاں
حسنِ صورت بھی حسنِ سیرت بھی　　　آہ ہوتے ہیں ایسے لوگ کہاں
صاف دل، گنجِ صبر، خوش اوقات　　　ہیں غلام حسین اہلِ جناں

۴　۸　۹　۱۶　　　۴　۰　۴　۱۵

جمعہ ۱۰ فروری　　　۷ جمادی الاولیٰ

شفاخانۂ وکتورشہاب کوٹڑی

پھر شفاخانہ ہوا ہے تعمیر　　　سب کو اللہ کرے صحت یاب
جا بجا شہرت و بہجت پائیں　　　اب شفاخانہ و وکتورِ شہاب

۳　۰　۴　۱　۱۵　　　۴　۸　۹　۱　۶

ماہِ منیر بنت حاجی غیاث الدین ابنِ حاجی علیم الدین صاحب جیپوری

"غریب ماہِ منیر از جہانِ گریہ کناں"

۱　۸　۹　۱۶

یہ نیک بچی تھی پیاری خدا کو پیاری ہوئی　　　بہت ہی نیک ہے اُس کا جو خاندانِ شہیر

وہ چھت سی گر پڑی بے قابو اور شہید ہوئی　　ہمیشہ برسے گا رحمت کا اُس پہ ابرِ مطیر
اُسی سی گھر کی بھی رونق تھی زینِ مجلس بھی　　غروب آہ ہے نورِ وسیعِ ماہِ مُنیر
ھ ۱ ۴ ۰ ۱　　ء ۱ ۹ ۸ ۱
دوشنبہ ۳ صفر　　یکم دسمبر

حاجی محمد کشف الدجیٰ خانؒ صاحب (سیونی)

وہ مخدومِ مکرّم چل بسے آہ　　جو تھے ایثار میں بے مثلِ اقراں
لُٹا دیتے تھے خود کو بیکسوں پر　　بنا دیتے تھے بگڑی سب کی ہر آن
وہ حق کے حق میں شمشیرِ برہنہ　　ہمیشہ باطل ان سے تھا گریزاں
عبادت اور ریاضت اُن کی مدّاح　　سخاوت اور شرافت اُن پہ نازاں
خدا ہی جانتا ہے اُن کا درجہ　　نظر آتا نہیں اب ایسا انساں
ملا لطفِ غفور از روئے اکرام　　زہے جنت نشیں کشف الدجیٰ خان
۵ ۰ ۴ ۱ھ ۱+　　۴ ۸ ۹ ۱ء = ۱۹۸۵ء
خصوصی عزّ و شاں حاصل ہوئی ہے　　نمایاں خُلد میں کشف الدجیٰ خان
ھ ۱ ۴ ۰ ۵　　ء ۱ ۹ ۸ ۵
چہارشنبہ ۱۴ شوّال　　۳ جولائی

قاضی وزیر حسین صدیقی صاحب ابنِ قاضی عظیم الدّین صدّیقی صاحب نقشبندی دہلویؒ ۔

آہ اب وہ نہیں ہیں دنیا میں
تھے وہ صدّیقی اور ناگوری
پاک دل، پاک نفس، پاک اطوار
یادِ حق میں طویل پائی عمر
باغِ جنّت میں ہیں گُلِ معراج

۵ ۸ ۹ ۱ ۶ء

چہارشنبہ ۱۶ جنوری

تھی شرافت کو جن سے زینتؔ زین
شاہ ابوالخیرؒ کے تھے قرّۃِ عین
سب کے دل کا قرار سب کا چین
مہرباں اُن پہ سرورِ کونینؐ
قاضیِ باعمل وزیرِ حسین

۵ ۰ ۴ ۱ ۵ھ

۲۳ ربیع الآخر

زبیدہ خاتون (سیونی)

وہ معصومہ زبیدہ چل بسیں آہ
نہایت نیک سیرت، پاک طینت
زبیدہ تھیں گُلِ صد برگ[1]، گھر کی
جگر کا کھا گیا آزار اُن کو۔
زبیدہ گلشن آرا، لائقِ خُلد

۵ ۰ ۴ ۱ ۵ھ

۱۳ شوّال۔ (سہ شنبہ)

گزاری زندگی بے حرص بے آز
عبادت اور ریاضت سے تھیں ہم راز
سبھی کی ہم زباں، ہم رنگ، ہم ساز
انھیں تو بخش دے لے مغفرت ساز
خدا کے فضل سے ہر دم ہوں گلباز

۵ ۸ ۹ ۱ ۶ء

۲ رجولائی

---

[1] عربی میں زبیدہ گُلِ صد برگ (MARI GOLD) (گیندا) کو کہتے ہیں۔
اسی رعایت سے تاریخی مصرعوں میں گلشن آرا اور گلباز کے الفاظ آتے ہیں۔

قریشہ خانم (سیونی)

چل بسیں آہ قریشہ بھی اب — کتنے غم سہنے کو طاقت لائیں
ہوئیں مدفون زبیدہ پہلے — دوسری بھی یہ بہن دفنائیں
پاکباز انہ گئیں دنیا سے — زندگانی پہ نہ لوگ اترائیں
وہ محبت وہ سلیقہ اُن کا — ہمسر اب اُن کا کہاں سے لائیں
نیک بازُہد قریشہ خانم — نعمتِ خُلد کی فرحت پائیں

۵ ۰ ۴ ۱ ۵ — ۵ ۸ ۹ ۱ ۶

شنبہ ۱۵ ذی قعدہ — ۳ راگست

شمیم زہرا صاحبہ زوجۂ عمران علی صاحب ناگ پوری

آہ رخصت ہوئیں وہ ہم سب سے — وہ نکوکار و باحیا و صفا
دین و دنیا کے جو بھی کام کیے — اُن میں پیشِ نظر خدا کی رضا
گو کہ امریکہ میں علاج ہوا — وہ بھی لیکن نہ اُن کے راس آیا
یا الٰہی تو بخش دے اُن کو — تیری رحمت رہے رفیق سدا
خُلد میں ہیں شمیم زہرا آج — عیش و اجب ملا بفضلِ خدا

۶ ۰ ۴ ۱ ۵ — ۵ ۸ ۹ ۱ ۶

دوشنبہ ۱۴ ارمحرم ———— ۳۰ ستمبر

حاجی علی محمد میمن صاحب (حیدر آباد)

حاجی علی محمد میمن بہ جنّت اشرف — صد شکرِ حق کہ یا بد ہر عشرتِ گزیدہ

۵ ۰ ۴ ۱ ۵ — ۵ ۸ ۹ ۱ ۶

حضرت مفتی قاضی حکیم عمران خاں ٹونکیؒ

معنیٔ شوق و فضیلت آگاہ — آہ بگذشت ازیں بزمِ جہاں

١٩٢٩ = ٥٨٢ + ١٣٤٧ھ

ناظمِ شرع و شریعت در ٹونک — عارف و فاضل و مفتیٔ زماں

آمدہ بہرِ ملاقات ایں جا — آہ ایں شوق بہر دش پایاں

با اعزا چہ ملاقات بکرد — پس ملاقاتِ اجل کرد بجاں

رونقِ بزم و حکیمِ حاذق — مخزنِ نورِ محمد عمران

١٤٠٦ھ — ١٩٨٦ء

بروز پنجشنبہ ۳ جمادی الاخریٰ — ۱۳ فروری

ولادت در ٹونک جمعہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۸ جون ۱۹۲۹ء

ڈاکٹر معین الحق انصاری صاحب کے والد ریاض الحق انصاری صاحب مرحوم۔

صد افسوس دنیا میں اب وہ نہیں ہیں — جو سب کے تھے مشفق، سبھی کے مربّی

بہت حسنِ صورت، بہت حسنِ سیرت — خدا کا تھا انعام اُن پر خصوصی

عبادت، ریاضت، نظافت میں افزوں — شریعت، حقیقت، طریقت میں عالی

خدایا عطا اُن کو خلدِ بریں ہو — عزیزوں کو دارین کی سربلندی

ریاض الحق انصاری جنّت بہ ہدیہ — ہمیشہ ہی پائیں بفضلِ الٰہی

١٩٨٦ء — ١٤٠٦ھ

چہار شنبہ ۱۹ فروری — ۹ جمادی الاخریٰ

"پیر ایرانی" مولانا مصطفےٰ صبغۃ اللہ شاہ صاحب کا انتقال حیدرآباد (سندھ) میں شنبہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۶ء (۲۵ ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ) کو ہوا۔ تدفین خیرپور میرس (شادی شہید) میں عمل میں آئی۔

آہ بگذشت شیخِ فضل و کمال — عارفِ رازہاے قرآنی
رہنمائے بہ راہِ شرعیہ — مقتدائے بہ فضلِ ربانی
عمدہ اے در کمالِ اخلاقی — زبدہ اے در جمالِ انسانی
مرجعِ اصفیاے عالمیاں — منبعِ اولیاے عرفانی
پاک دل، پاک نفس، پاک مزاج — سیرت از نورِ شرع تابانی
"صبغۃ اللہ مصطفےٰ" حق نام — لقبش یافت پیر ایرانی
٦ ٨ ٩ ١ء — ٧ ٠ ۴ ١ھ
قبلہ گاہِ صدور، شیخِ اجل — ابداً در بہشتِ رضوانی
٧ ٠ ۴ ١ھ — ٦ ٨ ٩ ١ء
شنبہ ۲۴ ربیع الآخر — ۲۷ دسمبر۔

ڈاکٹر سہیل احمد مرحوم ابنِ ڈاکٹر عبدالباقی علیہ الرحمہ

صد افسوس آہ وہ رخصت ہوئے ہیں — جو نیکی اور شرافت میں تھے یکتا
نہایت پاکباز و پاک دل تھے — سبھی کے خیر خواہ و راحت افزا
الٰہی اُن پہ فضلِ خاص فرما — عطا کر رحمتیں اعلیٰ سے اعلیٰ
بزرگوں پر بھی اُن کے رحمتیں ہوں — رہیں آباد اولاد و اعزا

…سہیل احمد شریف و مہر پرور　　ہوئے جنت میں داخل راحت افزا

۷ ۰ ۴ ۱ھ　۶ ۸ ۹ ۱ء

دوشنبہ ۱۵ صفر　　۲۰ اکتوبر

جناب ابنِ حسن برنی صاحب (لندن) کے انتقال پر :-

…د افسوس آج دنیا میں نہیں وہ بے ریا مخلص
کہاں اُن جیسے ہمدم ہمنوا اب اس جہاں میں ہیں
…را پا خیر اُن کی ذات تھی، بے لوث خدمت تھی
مصیبت سے بہت اُن کی بدولت لوگ اماں میں ہیں
…ایت پاک و اطہر، پارسا ابنِ حسن برنی

۷ ۰ ۴ ۱ھ

دوشنبہ ۱۰ جمادی الآخر　　خدا کے فضل سے کیا آج ایوانِ جناں میں ہیں

۹ فروری　　۷ ۸ ۹ ۱ء

ولادت ۱۷ فروری ۱۹۲۳ء

اے کے بروہی صاحب کی وفات پر

…شت افسوس آں فاضل یگانہ　　کہ بود فخرِ قومی، فخرِ ملکی
…وزاں شمعِ از انوارِ قانون　　فراواں خیر از اکرامِ دینی
…لم داشت از ہر نوعِ ادیان　　تلمذ داشت از علامہ قاضی

تفضل داشت در اعیانِ عالم — تبحّر در علومِ حال و ما
سراپا گرم با اخلاص و اخلاق — مکینِ قصرِ خُلد اے کے با

۷ ۸ ۰ ۹ ۱ ۶ — ۸ ۰ ۴ ۱

یک شنبہ ۱۳ ستمبر — ۱۹ محرم الحرام

مولانا وجیہ الدین احمد خان صاحب مرحوم ۔ رام پور

صد افسوس آں شہیرِ بزمِ عرفاں — زچشمِ علمِ عالمیاں نہاں گشت
زموتِ عالمِ آں حق موتِ عالَم — زموتش علم را ویراں جہاں گ
بہ منقولات فردِ منفرد بود — بہ معقولات چوں روح و رواں گ
تعالی اللہ ، در علمِ معانی — بہ ہر ساعت بیانش صد بیاں گ
بہ ہر خطبہ بیانش بحرِ زخّار — بہ ہر ترویجہ تفسیرش بجاں گ
خدایا لطف فرما ، رحم فرما — بر آں مقبولِ خود کز ما نہاں گ
وجیہ الدین احمد خان بصد فتح — بنصرِ اللہ ، بجنّت بانشاں گ

۷ ۰ ۴ ۱ ۵ — ۷ ۸ ۹

۲۸ شوال — ۲۵ ر جنوری

صدر مملکت ضیاء الحق صاحب کی شہادت پر :-

ضیاء الحق کہ صدرِ مملکت بود — صد افسوس از جہانِ ما نہاں
چو در طیّارہ با احبابِ جاں دار — ہمہ عالم بصد آہ و فغاں

به نظمِ مملکت بَطَلِ سیاسی
قبولِ عام حاصل در جہاں شد

به حُسنِ خُلق بوده مُشکبوے
بصد حلم و تواضع جانِ جاں شد

مکرّم باہمہ اخلاصِ پیہم
معظّم ہم ز نفعِ بے کراں شد

نصیبش بارہا حجّ و زیارت
ز لُطفِ حق مشرّف بے گماں شد

"شہیدے در رہِ شوریدۂ قوم"
"ضیاءالحق ز لطفش در جناں شد"

۵ ۱ ۴ ۰ ۹ — ۶ ۱ ۹ ۸ ۸

چہارشنبہ ۳ محرم الحرام — ۱۷؍اگست

گوشۂ حشمت سرہندیؒ

۸	۰	۴	۱ھ

مولانا محمد اسحٰق جان صاحب کے "قصرِ دلکشا" (میرپور خاص) کی تعمیر کی تاریخ :-

از طفیلِ شیخ سرہندی صلاست ۱۹۵۷ء
معدنِ آداب قصرِ دلکشاست ۱۳۷۷ھ

نثار احمد صاحب کے صاحبزادے افتخار احمد جان کی ولادت پر :-

حبذا تولّد شد فرزندِ نثار احمد — نسبتش بہ سرہندی دودمان والاشان
وہ چہ جانِ زیبائی، وہ چہ حسنِ رعنائی — وہ چہ قرۃ اعین، وہ چہ راحتِ جانان
نورِ چشمِ اسحاقی، جانِ جانِ ابراہیم — ابن ابنِ اسمٰعیلؒ، فاروقی مجددیان
ایں دعا برائے او انس و جان ہمی گویند — باد افتخارِ دیں، فخرِ عظمتِ انسان
آمد این گلِ تازہ بستِ باغ سرہندی — جانِ دانشِ اسلافؒ، افتخار احمد جان

۱۳۸۹ھ + ۵ ۸ ۱   ٦١ ٩ ٧ ٠

٦١ ٩ ٧ ٠

مولوی نثار احمد صاحب ایم اے (ابنِ مولانا پیر محمد اسحٰق جان صاحب سرہندی) کی شادی پر :- میرپور خاص۔

نثار احمد توئی از شیخ سرہندؒ — نثارش باد قلب و جان دیدہ
توئی آئینہ اوصافِ اسلافؒ — کز ایشان فتنۂ عالم رمیدہ
توئی والا گہر والا نجابت — گہر ہائے فلاح و خیر چیدہ
توئی ناموس و فخرِ دودمانی — شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ

توئی فاروقی و ماحیِ بدعت　　　توئی حامیِ دینِ برگزیدہ
توئی مصباحِ علم و فضل و اخلاص　　　توئی مشکوٰۃِ اوصافِ حمیدہ
مبارک تاجِ نو فرخندہ باشد　　　نثارِ احمدؔ، عروسِ برگزیدہ

۹ ۶ ۹ ۱ ع　　　۸ ۸ ۳ ۱ ھ

یک شنبہ ۲ فروری　　　۱۴ ذی قعدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ

بر مجددِ الفِ ثانی رحمتے　　　فیضِ او بر عالَمِ اسلام عام
خانقاہ و مسجد از اخلافِ او　　　این چنیں ہر جا بباشد لا کلام
مسجد از تعمیرِ نو بہجت فزا　　　بہرِ فیضِ کاردانان مستدام

۹ ۸ ۳ ۱ ھ　　　۹ ۶ ۹ ۱ ع

حیدرآباد میں سرفراز کالونی کی سرہندی مسجد کی نئی تعمیر پر یہ تاریخ کہی۔

عروسی حافظ حاجی نور احمد جان سرہندی سلمہ ابنِ حضرت پیر محمد اسحٰق جان صاحب مدظلہ (قصرِ دلکشا۔ میرپور خاص)

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمدؒ　　　شہے کہ نثار این جان و دل باد
چناں بگذاشت اعلیٰ دودمانے　　　کہ فخرِ قوم کُل اولادِ امجاد

۲۴یشاں نور احمد جانِ جانان — که هم باشند انسِ جان از وشاد
ریحانِ زمن حاجی و حافظ — به ریحانِ عمل خوش بوے دلشاد
رسی می کند در خانۂ عم — قرانے می شود مابینِ زہّاد
لی تا قیامت باد قائم — چنین دلبستگیِ فضل و ارشاد
امر آباد حافظ نور احمد“ — ”شده چون خانۂ فرخنده آباد“

۹ ۳ ۱ ۵ — ۱ ۷ ۹ ۱ ۶

پنج شنبه ۱۷ ربیع الاوّل — ۱۳ مئی

محترمہ خدیجہ سرہندیؒ کی وفات پر (حیدرآباد)

ختر شاه پیر مجدالدین — عابده مثلِ رابعہ بصریؒ
بے مثالے به عفت و عصمت — باکمالے به شوکتِ دینی
در توکل بشانِ استغنا — در صفا و رضا نشانِ شہی
ہر او صد ہزار رحمت باد — گویمش این دعاے تاریخی
در سرای شگرفِ خُلدِ برین — شده ساکن خدیجہ سرہندی

۱ ۷ ۹ ۱ ۶ — ۱ ۹ ۳ ۱ ۵

یک شنبہ ۲ مئی

حضرت مولانا الحاج محمد حسین جان المتخلص سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

پژمرده شد گلِ سرِ سبدِ مجدّدی — یعنی گذشت آه چه آن فخرِ انسِ جان

بردستِ جانِ حکمت و فضل و کمال را — جانِ آفرین زجانِ محمد حسین جاں
بے جان گشتہ است ہمہ شعر و ہم ادب — حکمت زشعر رفت چو سحرے ہم از بیاں
سرہندی از تلمّذِ رحمٰن شد شہیر — آمد بسر سر آمدِ شعرائے این زماں
حاجی پاکباز نہ دیدیم مثلِ او — صوفیِ پاک دل نہ شنیدیم ہمچو آں
فخرِ دہور، قطبِ زبان، شاعرِ جلیل — در خُلد آرمید محمد حسین جاں

۸ ۴ ۹ ۱ع — ۷ ۶ ۳ ۱ھ

حضرت علّامہ الحاج عبداللہ جان المعروف شاہ آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ علّامہ عبداللہ جان — شاہ آغا، علمِ دین را شاہ رفت
از مجدّدِ الفِ ثانیؒ آن خَلَفْ — فخرِ آلِ احمدِؐ ذی جاہ رفت
ورع و زہد و فقر را بود آفتاب — از سمائے علم و فضل آن ماہ رفت
ہشت دنیا را چو از بہرِ بہشت — یوسف آزادی گرفت از چاہ رفت
فرِّ فضل و فقر را عبداللہ جان — "ہادیِ دین شاہ آغا" آہ رفت

۳ ۷ ۹ ۱ع — ۳ ۹ ۳ ۱ھ

۷ - اپریل — جمعہ ۲ ربیع الاوّل

حضرت صدر المشائخ صاحبؒ کے صاحبزادہ کو بدر المشائخ کے لقب ملنے پر:

این لقبِ "بدر المشائخ" شہزادہ مبارک باد!

۳ ۷ ۹ ۱ع

زہے بدر المشائخ فخر امجاد — شود بر مسند رشد و ہدایات
گل باغ مجدد الف ثانی رحمۃ — ازو روشن بصد گونہ کرامات
چہ والا گوہر و اعلیٰ مناصب — کہ از فرقش نمود گل ولایات
مزاجش پاک و جانش پاک و دل پاک — سراپا پاک ذات و پاک آیات
بآن زیبا لقب "بدر المشائخ" — کند دین متین فخر و مباہات
۱۳۹۳ھ — ۱۹۷۳ء

حضرت صدر المشائخ فضل عثمان علیہ الرحمہ (مجددی کابلی)

"امن گاہ صدر المشائخ"

۱۳۹۳ھ

شمس علماء امیر متقیان — رہبر دین، نصرت عقبیٰ
۱۳۹۳ھ — ۱۳۹۳ھ
فضل عثمان قبلۂ دارین — صدر و بدر مشائخ تقویٰ
۱۹۷۳ء — ۱۹۷۳ء
حاج و حافظ، فقیہ نیک سگال — فاضل دودمان راہ صفا
۱۳۹۳ھ — ۱۳۹۳ھ
گشت صبح بروج و قطب مدار — عارف زندہ دل ز فضل خدا
۱۳۹۳ھ — ۱۹۷۳ء
آہ از واسطہ، حقیقت رفت — ہم طریقت شود ز قدر جدا
۱۳۹۳ھ — ۱۳۹۳ھ

پیر سرہندی مولانا محمد اسحٰق صاحب کی دو صاحبزادیوں کی شادی اُن کے بھائی محمد ابراہیم جان صاحب کے صاحبزادوں کے ساتھ ہوئی اور محمد ابراہیم جان صاحب کے ایک اور صاحبزادہ ثناء اللہ کی شادی ان کے چھوٹے بھائی عبدالمجید جان صاحب کے یہاں ہوئی۔

خوشا وقتے کہ تا اکنوں مسلسل فیض افشاند
مجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمدؒ، شاہِ فاروقی
ہمہ اولادِ امجادش بہ علم و فضل ممتاز اند
ز سیمائے وجوہِ شان ہویدا نورِ سُبحانی
بحمداللہ تا امروز ایشان منسلک ہستند
ہمہ در رشتہ ہائے ازدواجی و جہانداری
قِرانے می کنند اولادِ اسحاقی، براہیمی
ہم اولادِ مجیدی از طریقِ شرعِ اسلامی
الٰہی متّحد کُن تا ابد این خانوادہ را
بہ حق دانی و حق خواہی و حق جوئی و حق گوئی
بہ تقریبِ سعید این ہدیۂ ناچیز گزرانم
کہ از شعرش بر آید سالِ ہجری، سالِ عیسائی
<u>"صفِ شہزادگان یعقوب، ایوب، ثناءاللہ"</u>
۴ ۹ ۳ ۱ ۵
"چہ دلدار اند از شادی بحقِ شیخ سرہندیؒ"
چہارشنبہ ۲۳ رشعبان
۴ ۷ ۹ ۱ ۶
۱۱ رستمبر

حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم جان صاحب مجددی علیہ الرحمہ کے انتقال پر:۔

رفت از ما "حافظِ ہر دلعزیز" | آن کز و شانِ مجدد، قائم است
عالم و حاجی، ادیب و ہم حکیم | موتِ عالم آہ موتِ عالم است
چوں بہ طفلی کرد او تکمیل حفظ | گفت پدرش سال "حافظ ہاشم" است
حُسنِ صورت، حسنِ سیر، حسنِ خُلق | ورع و تقویٰ را نشانِ دائم است
صرف کردہ عمرِ خود در قطعِ کفر | مثلِ "سیفِ سندھ" ابنِ قاسم است
می رساند فیضِ روحانی ہنوز | بر قلوبِ نقشبندی حاکم است
"جاودانہ جنّت الفردوس یافت" | "بے گُنہ حافظ محمد ہاشم است"

۸ ۹ ۳ ۱ ھ   ۵ ۷ ۹ ۱ء

دوشنبہ ۲۲ رمضان المبارک   ۲۹ ستمبر

حضرت مولانا حاجی پیر محمد اسحٰق جان صاحب مجددی علیہ الرحمہ

(میرپور خاص)

آہ رفت آن محرمِ اسرارِ حق | آن حبیبِ خلق و خویش و دودمان
از مجددِ الفِ ثانیؒ گوہرے | بے گمان فخرِ جہانِ عزّ و شان
اہلِ ذکر و اہلِ فکر و اہلِ دل | حاجیِ حرمین و سیّاحِ جہان
در تصانیفِ عدیدہ ماہرے | ہر زبان را بود چون اہلِ زبان
بہرِ دین ہر وقت سیفِ بے نیام | بہرِ حق ہر دم جوان روح روان
خوش مزاج و خوش مذاق و خوش کلام | خوب صورت خوب سیرت خوب آن

حُسنِ علم و حُسنِ خلق و حُسنِ نفس || این ہمہ اوصاف بودش بے گمان
آہ چون باور کنم کز ما برفت || آہ چون مرہم نہم بر زخمِ جان
در دمِ حج، مرگ را لبّیک گفت || جنّت و رحمت بباشد تو امَان
بہرِ او باشد ہمہ انعامِ حق || پس بباشد تا قیامت حج کُنان
"آن حبیبِ خلق و کُل خویشِ نفیس" || "شد حبیبِ خُلد پیر اسحٰق جان"

۱۹۷۵ء || ۱۳۹۵ھ

یک شنبہ، دسمبر || ۳ ذی الحجہ

بعض خاص عزیزوں اور کرم فرما حضرات کی تاریخیں :-

○

(۱) میری آپا اَحَدی بیگم قصبہ رنیہ RANEH (تحصیل ہٹا ضلع دموہ سی۔پی) میں اتوار ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۲۱ھ (۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء) کو صبح ۹ بجے پیدا ہوئیں۔ اُن کی شادی عبّاس علی صاحب سے ہوئی تھی جن کا انتقال حیدرآباد (دکن) میں اتوار ۲۸ اگست سنہ ۱۹۴۹ء کو ہوا۔ آپا کا انتقال حیدرآباد (سندھ) میں شب یکشنبہ ۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۶ھ (۲۰-۲۱ اگست سنہ ۱۹۶۶ء) کو ایک بج کر ۵ منٹ پر ہوا۔ آج سے قریب دس سال پہلے جب راقم الحروف بیمار تھا تو خواب میں دیکھا کہ آپا عرش کی طرف اُڑتی جا رہی ہیں اور عرش کا پایا پکڑ کر رو رو کر دعا کر رہی ہیں کہ اے اللہ میرے بھائی کی عمر بڑھا دے کہ ابھی اُس کی بچیاں چھوٹی ہیں۔

(۲) بڑے بھائی حاجی نذیر احمد خان صاحب کی اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ کا انتقال حیدرآباد (سندھ) میں شب جمعہ ۲۴ رجب سنہ ۱۳۹۶ھ (۲۳ جولائی سنہ ۱۹۷۶ء) کو قریب دس بجے ہوا۔

(۳) منجھلے بھائی عبدالرحمٰن خان صاحب کی اہلیہ نور جہاں صاحبہ کا انتقال کراچی میں بدھ ۲۲ صفر سنہ ۱۴۰۱ھ (۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۸۰ء) کو قریب ۵½ بجے سہ پہر کو ہوا۔

(۴) منجھلے بھائی صاحب کی صاحبزادی عزیزہ بیگم کا انتقال کراچی میں جمعرات ۱۰ محرّم سنہ ۱۴۰۳ھ (۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۸۲ء) کو ہوا۔ اور اُس کے شوہر جبّار احمد کا انتقال کراچی میں جمعرات ۲۵ صفر سنہ ۱۴۰۷ھ (۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۸۶ء) کو ہوا۔

(۵) منجھلے بھائی کے صاحبزادے عبدالعلیم خان کا انتقال کراچی میں شنبہ ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۶ھ (۳۰ اگست سنہ ۱۹۸۶ء) کو ہوا۔

(۶) ماموں مولوی عبدالمجید خان صاحب کی اہلیہ قیوم بی (یعنی ہاجرہ اور سہیل احمد خان اور ظفر احمد خان کی نانی صاحبہ) کا انتقال سیونی (سی۔پی) میں شب دوشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ (۱۴ جنوری ۱۹۷۳ء) کو ہوا۔ اور اُن کی صاحبزادی رقیہ بی (جو ہاجرہ اور سراج احمد کی خالہ تھیں) سیونی میں شب دوشنبہ ۳ جنوری ۱۹۸۸ء کو فوت ہوئیں اور اُن کے شوہر عبدالحلیم خان صاحب کا انتقال سیونی میں ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء کو ہوا تھا۔

(۷) سعدیہ اور صفیہ کی نانی ہاجرہ بیگم کا انتقال حیدرآباد (سندھ) میں شنبہ ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ (۷ دسمبر ۱۹۵۷ء) کو ہوا۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ کے بڑے صاحبزادے انوارالحق کا انتقال کراچی میں جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ (۴ مارچ ۱۹۷۷ء) کو ہوا۔ اور اُن کے دوسرے صاحبزادے اظہارالحق کا انتقال کراچی میں سہ شنبہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ (۲۹ جولائی ۱۹۸۶ء) کو ہوا۔

(۸) قبلہ ماموں کپتان محمد ایاز خان صاحب کے صاحبزادے کپتان محمد الیاس خان صاحب سرونج (مالوہ) میں پنج شنبہ ۴ محرم ۱۳۹۸ھ (۱۵ دسمبر ۱۹۷۷ء) کو فوت ہوئے۔

(۹) میرے محترم اُستاد پروفیسر ضیاء احمد بدایونی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال بدایوں میں ۱۸ اگست ۱۹۷۵ء کو ہوا اور اُن کے صاحبزادے حبیب احمد صدیقی صاحب کا انتقال کراچی میں ۱۱ جون ۱۹۸۸ء کو ہوا۔

(۱۰) مولانا سلیم عبداللہ صاحب (امراؤتی والے) کراچی میں ۱۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو فوت ہوئے۔

(۱۱) برکت اللہ صاحب جبل پوری کا انتقال کراچی میں پنج شنبہ ۶ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ (۱۶ مارچ ۱۹۷۸ء) کو ہوا۔ (۱۲) عبدالرحیم میمن صاحب حیدرآباد (سندھ) میں ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء کو فوت ہوئے۔ (۱۳) محمد نذیر صاحب بھرپالی کا انتقال حیدرآباد (سندھ) میں جمعہ ۱۷ شعبان ۱۳۹۹ھ (۱۳ جولائی ۱۹۷۹ء) کو ہوا۔ (۱۴) عبدالسلام صاحب (کباب والے) کراچی میں ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ کو فوت ہوئے۔ (۱۵) مولانا قاضی حلیم الدین صاحب بھوپال میں، ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء کو فوت ہوئے۔ وہ حضرت مولانا یعقوب جان سرہندی (عرف ننھے میاں) علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے اور ہمارے شیخ مولانا زوار حسین صاحب علیہ الرحمہ کی بہو کے نانا تھے۔ (۱۶) بھائی انتظام الدین صاحب (علی گڑھ والے) کے بھائی عزیز الدین صاحب چہارشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ (۶ جنوری ۱۹۸۲ء) کو کراچی میں فوت ہوئے۔ (۱۷) حضرت مرزا امتیاز علی بیگ صاحب پنج شنبہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ (۲۱ جنوری ۱۹۸۲ء) کو حیدرآباد (سندھ) میں فوت ہوئے اور مرزا داؤد بیگ صاحب شب چہارشنبہ یکم ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ (۲۷ جنوری ۱۹۸۲ء) کو فوت ہوئے۔ اور ڈاکٹر رفیق احمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ (سعیدہ بیگم) جو میری بہو کی والدہ تھیں سہ شنبہ ۱۶ رجب ۱۴۰۲ھ (۱۱ مئی ۱۹۸۲ء) کو فوت ہوئیں۔

(۱۸) حضرت حاجی میر محمد صاحب علیہ الرحمہ (کوئٹہ) قریب ایک سو سال کی عمر میں اور مسلسل ۵۷ حج پورے کرکے پنج شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۴۰۲ھ (۸-اپریل ۱۹۸۲ء) کو پردہ فرما گئے۔ (۱۹) محمد حضور عالم صدیقی صاحب (بدایونی) نے شنبہ ۲۷ رجب ۱۴۰۲ھ (۲۲ مئی ۱۹۸۲ء) کو حیدرآباد میں انتقال فرمایا۔ (۲۰) مولوی عبدالودود صاحب جبل پوری (جو میرے ہم مکتب تھے) جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ (۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو کراچی میں فوت ہوئے۔ (۲۱) آپا مسرت صاحبہ (جاورہ والی) شنبہ ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۰۳ھ

(۵ مارچ سنہ ۱۹۸۳ء) کو کراچی میں فوت ہوئیں۔ (۲۲) پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری (جو میرے عزیز شاگرد تھے) کراچی میں ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۸۳ء کو فوت ہوئے۔ (۲۳) مولانا افسر صدیقی امروہوی کا انتقال کراچی میں ۹ فروری سنہ ۱۹۸۴ء کو ہوا۔ (۲۴) میرے خالہ زاد بھائی عبدالواجد خان صاحب کراچی میں پنجشنبہ ۲۳ رجب ۱۴۰۴ھ (۲۶ اپریل سنہ ۱۹۸۴ء) کو فوت ہوئے۔

(۲۵) حکیم اعجاز محمد خان صاحب (سیونی) کا انتقال سہ شنبہ ۳ صفر سنہ ۱۴۰۵ھ (۲۷ نومبر سنہ ۱۹۸۴ء) کو ہوا۔ (۲۶) حضرت مولانا مفتی برہان الحق صاحب (جبل پور) کا انتقال پنج شنبہ ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۵ھ (۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۸۴ء) کو ہوا۔ (۲۷) فضل احمد صاحب (ابن ماسٹر شیخ لعل صاحب) کا انتقال روہڑی (سندھ) میں دوشنبہ ۲۱ محرم سنہ ۱۴۰۶ھ (۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء) کو ہوا۔ (۲۸) حکیم حاجی محمود الزمان صاحب کا انتقال چہارشنبہ ۵ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰۶ھ (۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۸۵ء) کو حیدرآباد (سندھ) میں ہوا۔ (۲۹) حاجی عبدالقدیر قریشی صاحب کا انتقال شنبہ ۲۲ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰۶ھ (۴ جنوری سنہ ۱۹۸۶ء) کو سہٹار جا (سندھ) میں ہوا اور کراچی میں دفن ہوئے۔

(۳۰) میری بھاوجوں کی والدہ صاحبہ قریب ایک سو سال کی عمر میں ۹ شوال سنہ ۱۴۰۷ھ (۶ جون سنہ ۱۹۸۷ء) کو کراچی میں فوت ہوئیں۔ (۳۱) چچازاد بھائی عبدالصمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال جمعہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۴۰۹ھ (۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۸۸ء) کو حیدرآباد میں ہوا۔ (۳۲) میرے داماد سہیل میاں کے والد رفعت اللہ خان صاحب کا انتقال شب جمعہ ۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰۹ھ (۲۴ مگر ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۸۸ء) کو حیدرآباد میں ہوا۔ (۳۳) میرے علی گڑھ والے دیرینہ دوست سراج الحسن کاظمی کراچی میں دوشنبہ ۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۹ھ (۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۸۸ء) کو فوت ہوئے۔

—— اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون ——

مصنّف کی دوسری کتابیں

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۱	سید حسن غزنوی	۲۱	دیوانِ عظیم تتوی	۴۱	رسالۂ سلوک
۲	فارسی پر اردو کا اثر	۲۲	اثبات النبوہ	۴۲	جامع القواعد (حصۂ نحو)
۳	تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی میں)	۲۳	رسالۂ تہلیلیہ	۴۳	مکتوباتِ امام ربانیؒ (ترتیبِ دفتر)
۴	حالی کا ذہنی ارتقاء	۲۴	مکاشفاتِ عینیہ	۴۴	لوایح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات)
۵	علمی نقوش	۲۵	فضائل صحابہؓ	۴۵	مکتوباتِ معصومیہؒ (ترتیبِ دفتر)
۶	فارسی کے قدیم شعراء	۲۶	حضرت مجدد الف ثانیؒ: تحقیقی جائزہ	۴۶	اردو میں دینی ادب
۷	رسائل مشاہیر نقشبندیہؒ	۲۷	تاریخ اسلاف	۴۷	اقبال اور قرآن
۸	ملفوظات صوفیہ	۲۸	ثقافتی اردو	۴۸	معارف اقبال
۹	ارشادِ رحیمیہ	۲۹	ضیاء القراءت	۴۹	سبیل الرشاد
۱۰	ہدایت الطالبین	۳۰	انتخابِ مکتوبات امام ربانیؒ	۵۰	نوائے سحر
۱۱	تحفۂ زوّاریہ	۳۱	سوانح امیر کلالؒ	۵۱	اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات
۱۲	وسیلۃ القبول (دو حصے)	۳۲	سعید البیان	۵۲	سراج منیر
۱۳	ادبی جائزے	۳۳	مسائل اربعین	۵۳	مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگذشت کابل
۱۴	تحریر و تقریر	۳۴	گلشنِ وحدت	۵۴	ترجمۂ حضرات القدس
۱۵	متین برہان پوری کے مرثیے	۳۵	مکتوباتِ سیفیہؒ	۵۵	خزینۃ المعارف حضرت خواجہ عبیداللہ سندی
۱۶	سندھی اردو لغت	۳۶	مجمع البحرین	۵۶	ترجمۂ زبدۃ المقامات
۱۷	اردو سندھی لغت	۳۷	قرآنی عربی	۵۷	مطالب القرآن
۱۸	تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی (آخری پارہ)	۳۸	برصغیر میں فارسی ادب (انگریزی)	۵۸	ہمہ قرآن، دَرشانِ محمدؐ
۱۹	ترجمہ قرآن پاک از مخدوم نوح (پہلا پارہ)	۳۹	تحقیقی جائزے	۵۹	وقائع تاریخ
۲۰	دیوان روشن	۴۰	وصالِ احمدیؒ	۶۰	

الائیڈ پرنٹنگ کارپوریشن حیدرآباد